حواری
by the secret killer

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حواری

انتساب!

ان آنسوؤں کے نام جو انسانیت کی خاطر بہے!

www.novelsclubb.com

حواری

شامی کبوتر میرے سر کے اوپر گھوم رہے ہیں

ان کی پکار سے میری آنکھیں روتی ہیں

میں ایک ملک بنانے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں

جو میری شاعری کے ساتھ جائے گا

اور میرے سوچنے کے دوران میرے راستے میں نہ آئے گا

www.novelsclubb.com

جہاں فوجی میرے چہرے پر نہ چلے گا

میں ایک ملک بنانے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں

جو میرے لائق ہو گا اگر میں کبھی شاعر بنوں

اور اگر میرے آنسوؤں بہہ جائیں تو احترام کرے گا

میں ایک شہر بنانے کرنے کی کوشش کر رہی ہوں

محبت، امن، اتفاق اور فضیلت کا،

گندگی، جنگ، تباہی اور مصیبت سے پاک۔

اوہ شام، میری محبت

میں تمہاری کراہ سنتی ہوں

کبوتروں کے رونے میں

میں تمہاری چیخ و پکار سنتی ہوں

www.novelsclubb.com

میں نے تمہاری سرزمین اور مہربان مٹی چھوڑ دی

اور تمہاری چمیلی کی خوشبو

میرا بازو تمہارے بازو کی طرح ٹوٹ گیا ہے۔

میں شام سے ہوں

ایک ایسی سرزمین سے جہاں لوگ

روٹی کا چھوڑا ہوا ٹکڑا اٹھاتے ہیں

تاکہ اسے پامال نہ کیا جائے

اس جگہ سے جہاں ایک ماں اپنے بیٹے کو سکھاتی ہے

کہ دن کے آخر میں چیونٹی پر قدم نہ رکھنا

ایک ایسی جگہ سے جہاں ایک نوجوان اپنے سگریٹ کو

اپنے بوڑھے بھائی سے عزت سے چھپاتا ہے

اس جگہ سے جہاں بوڑھی عورتیں فجر کے وقت چمیلی کے درختوں کو پانی پلاتی تھیں

صبح پڑوسیوں کی کافی سے

آپ کے بعد خالہ؛ جیسے آپ کی مرضی چچا؛خوشی سے بہن؛ جیسے الفاظ سے

اس جگہ سے جس نے سہا، جس نے انتظار کیا، جو ابھی تک راحت کا منتظر ہے۔

www.novelsclubb.com

شام

میں کسی اور کے لیے شاعری نہیں لکھوں گی

کوئی مجھے سکھا سکتا ہے کہ

وطن کیسے بنایا جائے؟

اگر ہو سکے تو تہہ دل سے شکریہ

تہہ دل سے شکریہ،

گھر کی چڑیوں سے،

شام کے سیب کے درخت،

اور تم بہت مخلص ہو۔

(امینہ ابو کریچ، شامی پناہ گزین کی نظم 'لے منٹ فار سیریا')

www.novelsclubb.com

وہ ایک سرد دوپہر کا حسین منظر تھا جہاں سورج آب وتاب سے چمک کر سارے کو روشن کئے ہوئے تھا۔ خنکی ہوا خشک محسوس ہوتی تھی جس میں کہیں کہیں اداسی کی رمق بھی تھی لیکن وہ ایسی تھی جس پر ماحول اثر انداز نہیں ہوتا تھا۔

وہ ہر جل کی باسی تھی۔ وہ روسی تھی!

وہ ہر ملک میں بڑے مزے سے گھوم لیا کرتی تھی۔ اس پر آب وہوا اثر کرنا چھوڑ چکی تھی بلکہ جہاں لفظ خطرہ ہو وہاں ماریہ وکٹوریہ نہ ہو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

ماحول کے اعتبار سے وہ گہرے کالے رنگ کی ہائنک شرٹ اور سفید گرم پینٹ کے ساتھ

www.novelsclubb.com

سفید کوٹ پہنے اس جگہ موجود کوئی آسمانی مخلوق لگ رہی تھی۔ گلے میں سفید مفلر باندھ رکھا تھا اور ہلکے بھورے بالوں کا سر پر ذرا اونچا سا کر کے جوڑا باندھ رکھا تھا۔ آنکھوں پر ٹام فورڈ کے سن گلاسز تھے جس کے باعث آنکھوں کا رنگ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ شکل و

صورت کے اعتبار سے وہ روسی نظر آتی تھی، چہرے کے نقوش تھوڑے کھینچے سے تھے

لیکن پر جوش نظر آتی تھی۔اس وقت چہرہ دھوپ کی تمازت سے سرخ ہو رہا تھا۔ٹھنڈے

ملک میں رہنے کے باوجود اسے دھوپ میں زیادہ دیر تک کھڑا رہنا پسند نہیں تھا۔

وہ کسی کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ ائیر پورٹ کی حدود کے اندر ہی' پار کنگ لاؤنج کے چکر کاٹ رہی تھی۔اسے وہاں

موجود آدھا گھنٹہ ہونے کو آیا تھا اور کوئی اسے لینے کے لیے وہاں موجود نہیں تھا۔

اسے صرف سیکیورٹی والوں کا مسئلہ تھا کہیں اسے واپس ہی نہ بھیج دیں کیونکہ فی الحال وہ

www.novelsclubb.com

بغیر کسی گائیڈ کے وہاں موجود تھی۔

جس جگہ وہ ٹہل رہی تھی اس کے عقب میں ائر پورٹ کا نام بڑے واضح الفاظ میں

انگریزی اور عربی زبان میں لکھا ہوا نظر آتا تھا۔

"مطار دمشق الدولی Damascus Int. Airport"

اس سے ذرا نیچے قدیم زمانے کی جالی دار‘ خوبصورت دیواروں سے ذرا اوپر لگے بورڈ پر وہ

ٹرمنل ون لکھا ہوا بھی پڑھ سکتی تھی۔ جالی کے ساتھ شیشے جڑے ہوئے تھے کہ وہاں

جدیدیت کی تھوڑی سی رمق نظر آجاتی تھی۔

"اسیدۃ فیکتوریہ (محترمہ وکٹوریہ)؟"

اسے لگا یہ خالص طنزیہ انداز میں اسے ہی پکارا گیا ہے۔ آواز پر وہ پلٹی۔

سن گلاسز اتار کر اس نے پکارنے والے کو غور کر اوپر سے نیچے تک دیکھا۔ وہ بیس‘ بائیس

www.novelsclubb.com

سالہ شامی لڑکا تھا جس نے بھورے رنگ کی شرٹ کے ساتھ کالی جیکٹ پہن رکھی تھی۔

سر پر اونی ٹوپی تھی اور قد تقریباً ماریہ کے برابر ہی تھا۔

’’پہنچ گئے سید (محترم)؟‘‘ وہ ذرا خفگی سے بولی۔ اگلے نے نوٹس لیے بنا اس کا بیگ تھاما اور ساتھ آنے کا کہا۔

’’تم آدھا گھنٹہ لیٹ ہو۔‘‘ وہ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے پیچھے چلی آئی۔ اس کا انداز لاپرواہ سا تھا جیسے یہ اس کا اپنا ہی ملک ہو۔

’’میں نے وقت پر پہنچنے کا وعدہ نہیں کیا تھا خانم (خاتون) اور ویسے بھی میں ایک مصروف ڈرائیور ہوں‘ ابوذر کے کہنے پر آیا ہوں کہ زیادہ پیسے ملیں گے ورنہ میرا یہاں کیا کام؟‘‘ وہ سنجیدگی سے ایک پیلے رنگ کی ٹیکسی میں بیگ رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

’’ابوذر نے مہمانوں سے بات کرنے کا طریقہ بھی سکھایا ہو گا‘ لا (نہیں)؟‘‘ وہ سینے پر ہاتھ باندھے خفگی سے اسے تکتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

وہ دروازہ بند کر کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

''سیریا میں دوبارہ سے خوش آمدید فیکتوریہ خانم! امید ہے اس مرتبہ کوئی بے گناہ آپ کی سازش کا نشانہ نہیں بنے گا۔''اس نے فوراً سے مہمانوں سے بات کرنے کا طریقہ دماغ میں اپڈیٹ کیا اور کہہ ڈالا۔

وہ شاکڈ رہ گئی۔

''میں۔۔۔''اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے۔

''کیا یہ وہی مفلر ہے جو میں نے آپ کو یہ وعدہ لے کر دیا تھا کہ آپ یہاں واپس نہیں آئیں گی؟''اس نے گویا اسے جتاتے ہوئے بہت کچھ یاد دلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

''بالطبع (بالکل) سید عمار بن یوسف!''وہ اب کے ذرا سختی سے بولی۔

”صحیح، میں کیسے بھول گیا آپ روسیوں کو وعدے توڑنے کی بیماری ہے؟ آئیں بیٹھیں۔“

اس نے دوسری جانب جا کر ٹیکسی کا دروازہ کھول دیا۔ وہ ڈرائیور تھا' اسے ڈرائیور ہی رہنا چاہیے۔

ماریہ کو اب اس لڑکے پر غصہ آنے لگا پھر بھی بغیر کچھ کہے اثبات میں سر ہلا کر ٹیکسی میں بیٹھ گئی۔

وہ گھوم کر آگے آیا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

”تمہیں واقعی مہمانوں کو ٹریٹ کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیے۔“ وہ پھر سے اسے ریمائنڈر دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمار کو بر وقت یاد آیا۔

''فلائٹ میں کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا؟'' وہ سنجیدہ، سرخ و سپید رنگت والا، کم ہنسنے والا سیرین لڑکا اب سادگی سے پوچھ رہا تھا۔

''ابھی سکیورٹی کلیئرنس پر مسئلہ ہوا تھا پھر ایمبیسی والوں سے رابطہ کیا تو مسئلہ حل ہو گیا۔''

یہ بتانا ضروری تو نہیں تھا لیکن وہ چاہتی تھی کہ اس کا سرد رویہ ختم ہو اور وہ دوستوں کی طرح بات کر سکیں۔

''کس اسٹیج پر مسئلہ ہوا؟'' وہ جانتا تھا اس کے ملک آنے والے غیر ملکیوں کے لئے سیکیورٹی کلیئرنس کس قدر ضروری ہے اسی لیے وہ نارمل سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''کیا مطلب؟''

''یہاں سکیورٹی کلیئرنس کے دو لیول ہوتے ہیں، کانفیڈنشل اور سیکرٹ۔ آپ کو کہاں مسئلہ ہوا؟''

''لڑکی ہونے کا فائدہ ہے سید عمار صرف ایک ہی کلیئرنس ہوئی۔'' عمار نے اس پچیس چھبیس سالہ لڑکی کو گردن موڑ کر ایک نظر دیکھا۔

''تمام' کہاں رکیں گی اور کہاں کی کوریج کریں گی؟'' وہ پھر سے سنجیدہ ہو گیا۔

''دراصل اس مرتبہ میں صرف تمہارا ملک گھومنے آئی ہوں اور تمہیں یہ جان کر خوشی ہو گی کہ میرے میڈیا چینل نے مجھے نکال دیا ہے تمہارا انٹرویو لائیو لینے کی وجہ سے حالانکہ اتنا برا ابھی ریکارڈ نہیں کیا تھا۔'' اس عربی لڑکے نے حیرت سے گردن موڑ کر پھر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ باہر دیکھتے ہوئے افسوس سے کہہ رہی تھی۔

''انسانوں کی تکلیف سے ہم شامیوں کو خوشی نہیں ہوتی لیڈی ماریہ وکٹوریہ۔'' اس کی بات سے زیادہ تلخ اس کا لہجہ تھا اور شاید یہ ہر سیرین باشندے کا لہجہ تھا۔ ٹوٹا ہوا سا!

نیلی آنکھوں والی روسی عورت ایک لمحے کیلئے لاجواب ہو گئی تھی کہ عمار کا دل دکھانا اس کا مقصد نہیں تھا۔

"آپ کو کسی ہوٹل میں اتاروں یا ابوذر کے گھر؟ مجھے اور بھی سواریاں بٹھانے جانا ہے۔"

عمار کا لہجہ کہیں سے بھی خوشگوار نہیں تھا۔

"کیا تم میرے ٹریول گائیڈ بنو گے؟ ابوذر کسی اور کے ساتھ بزی ہے اور اگر مجھے ٹریول گائیڈ نہ ملا تو سکیورٹی والے واپس بھیج دیں گے۔" اس کا لہجہ منت لیے ہوئے تھا۔ وہ خاموش رہا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم یہ احسان کرو گے؟" اس نے پھر پوچھا۔ وہ زخمی سا ہنس دیا۔

"آپ چاہ رہی ہیں میں آپ کی بات کا یقین کر لوں کہ آپ کسی خاص کام کیلئے نہیں آئیں؟" اس کا انداز مذاق اڑانے والا تھا۔

”تم یقین نہیں کروگے کیونکہ میں روسی ہوں اور میرا ملک سیرین حکومت کے ساتھ جو کھڑا ہے۔“ عمار نے اثبات میں سر ہلایا کہ ایسا ہی ہے۔ اسے روسیوں پر یقین نہیں تھا۔

”لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کہ حکومت جس کو سپورٹ کر رہی ہو عوام بھی اسی کے ساتھ دے۔“

”آپ واپس کیوں آئی ہیں؟ آپ کو نہیں معلوم آج کل یہاں خطرہ زیادہ ہے۔“ اس نے ماریہ کی وضاحت کو کسی خاطر میں نہیں لایا۔

”میں صرف ایک مرتبہ وہ سیریا دوبارہ گھومنا چاہتی ہوں جس کے بارے میں مجھے عمار بن یوسف نے بتایا تھا کہ اس کا سیریا بہت پیارا ہے' اس کے لوگ بہت اچھے ہیں' اس کا ملک بہترین ہے' اس کے لوگ ہمدرد ہیں اور وہ ایک ہمدرد شام کا ہمدرد باشندہ ہے۔ میں عمار بن یوسف سے معافی مانگنے آئی ہوں۔“

www.novelsclubb.com

اس سیرین لڑکے کو اپنے کانوں پر یقین نہ آیا۔ یہ عورت واقعی بیوقوف تھی یا اسے لگ رہی تھی؟

''بہر حال انٹرنیٹ کو کام میں لائیں اور اپنے لئے ایک عدد لوکل گائیڈ تلاش کریں۔''اس نے کسی بات پر تبصرہ نہیں کیا۔

وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ لڑکا سب کچھ تھا لیکن ایموشنل فول نہیں تھا۔

''ابھی آپ کو کہاں اتاروں؟''

''تمہاری مانگ سے دگنے پیسے دوں گی۔ ایک ہفتے کے لیے میرے گائیڈ بن جاؤ۔''وہ

www.novelsclubb.com

جانتی تھی عمار جیسے ڈرائیور کو پیسوں کی ضرورت ہو سکتی ہے سو اس کی ضرورت کو آڑ بنا لیا۔

''میرا تجربہ نہیں ہے اور آپ نے یہ کیسے سوچ لیا کہ روسی ہو کر ایک شامی لڑکے کو پیسوں سے خرید لیں گی؟'' وہ واقعی بہت تلخ باتیں کرتا تھا۔

وہ بار بار قومیت کو کیوں بیچ میں لا رہا تھا؟ کیا صرف ایک انسان نہیں سمجھ سکتا تھا؟ جہاں وہ روسی نہ ہو اور وہ سیرین نہ ہو۔ وہ دونوں صرف انسان ہوں اور اسی انسانیت کے تحت ایک دوسرے کی مدد کریں۔

''کسی کو بھی ساتھ رکھ لو جیسے میں ایک نئی سیاح ہوں اور تم لوگ مجھے اپنا ملک گھما رہے ہو۔ کوئی لوکل گائیڈ ٹائپ بن جاؤ۔'' اس نے صرف پہلی بات کا کو قابل ذکر سمجھ کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

''صبح آپ کے لیے ابوذر کے پاس دو تین گائیڈ بھیج دوں گا۔ ابھی کہاں اتاروں؟''

''یہیں اتار دو، تمہاری دوسری سواریاں لیٹ ہو رہی ہیں۔'' وہ جل کر بولی۔

اس وقت وہ ابن بطوطہ روڈ سے ٹرن لے رہا تھا جب ماریہ کے کہنے پر اس نے ٹیکسی روک لی۔

ماریہ کی نیلی اور چھوٹی آنکھیں حیرت سے وا ہوئیں۔

''سلام' پھر ملتے ہیں۔'' وہ اسے ٹیکسی سے اتر جانے کو کہہ رہا تھا۔

''تم مجھے بیچ سڑک پر اس طرح نہیں اتار سکتے شامی لڑکے۔'' وہ بے حد غصے سے بولی۔

''اسی لئے محترمہ آپ کو شہر کے سب سے عالیشان ہوٹل کے باہر اتار رہا ہوں۔ کیا آپ اترنا پسند فرمائیں گی؟'' وہ اس کے بائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے بتا رہا تھا جہاں تھوڑا سا آگے ایک ہوٹل کی عمارت تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے باہر دیکھا اور وہ ذرا خفت زدہ سی ہو کر اتر گئی تو وہ بھی ساتھ ہی اترا۔ وہ اس کا پسندیدہ ہوٹل تھا اور عمار یہ بات جانتا تھا۔

"کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ مجھے ایک اچھا میزبان سمجھ کر کال کر سکتی ہیں۔" وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے ٹیکسی سے اس کا بیگ نکالنے لگا۔

ماریہ نے مسکراہٹ روک بہت غور سے اس لڑکے کو دیکھا تھا جس کے چہرے پر مسکراہٹ نامی شے اس نے بہت کم دیکھی تھی۔ شاید شامی جوان مسکراتے نہیں تھے۔ بہر حال اس نے اپنا بیگ لیا اور ہوٹل کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

****

تم ناحق شیشے چن چن کر دامن میں چھپائے بیٹھے ہو

شیشوں کا مسیحا کوئی نہیں کیا آس لگائے بیٹھے ہو؟

اگلی صبح بے حد شفاف اور صاف ستھری اتری تھی لیکن ابھی مکمل صبح نہیں ہوئی تھی۔

وہ غالباً فجر کی اذان سن کر اٹھی تھی اور کمرے کی بالکونی میں آ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ جب بھی کسی اسلامی ملک میں ہوتی تو ایسی آوازیں اسے سنائی دیتی تھیں۔ وہ مسلمانوں کی پریئر کال تھی جو دن میں پانچ مرتبہ ہوتی تھی۔ اس سے زیادہ اسے علم نہیں تھا۔

"اگر تم عمار کو اپنا ڈرائیور رکھنا چاہتی ہو تو صبح فجر کے بعد طلوعِ آفتاب سے پہلے اُمیہ مسجد پہنچ جانا۔ وہ سات آٹھ بجے تک وہیں ہوتا ہے اور وہاں کسی سے بھی اس کے بارے میں پوچھو گی تو اس تک چھوڑ آئے گا۔ اس کے علاوہ وہ سارا دن ہاتھ نہیں آئے گا۔" کل رات ابوذر اس سے ملنے آیا تھا اور اسے کافی معلومات دے کر گیا تھا۔ اس کے لیے لوکل گائیڈ

www.novelsclubb.com

بھی اس نے تیار کر رکھا تھا جو آج دس بجے ہی اسے مسجد کے باہر مل سکتا تھا۔اسے ڈرائیور کی بھی ضرورت تھی۔

(وہ ایک نیوز رپورٹر تھی جو تین سال پہلے سیریا میں جنگ کے حالات اور اس کے بعد کی زندگی کی کوریج کرنے آئی تھی۔وہ اس وقت پوری ٹیم کے ساتھ تھی جسے ہدایات دی گئیں تھیں ان علاقوں میں جانا ہے جہاں امریکہ کی وجہ سے تباہی ہوئی۔ابوذر تب اس کا لوکل گائیڈ تھا اور عمار بن یوسف نے اسی دوران اسے ایک انٹرویو دیا تھا۔وہ حکومت کے بجائے باغیوں کا حامی تھا کیونکہ بشارالسد اور اس کی لمبی حکمرانی اسے بھی نہیں پسند تھی۔وہ ایک نڈر اور جنونی شامی لڑکا تھا جسے عوام کی طاقت پر یقین تھا۔وہ ایک ایکٹوسٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کو اس کا جوش و ولولہ پسند تھا لیکن حقیقت یہ تھی کہ وہ ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔اسی دوران ماریہ نے عمار کا ایک انٹرویو چلایا تھا جسے کافی پذیرائی ملی تھی اور وہ عمار کے حق میں اچھا ثابت نہ ہوا۔)

آدھے گھنٹے تک وہ تیار ہو چکی تھی۔ناشتہ اس نے کسی اور وقت پر چھوڑ رکھا تھا کیونکہ اسے اُمیہ مسجد پہنچنا تھا۔اس نے سفیر السیدہ زینب ہوٹل میں قیام کیا تھا جو اسے دمشق کا سب سے بہترین ہوٹل لگتا تھا۔ایسا لگتا تھا کہ قدیم رومیوں یا مملوکوں کے زمانے میں واپس آ گئی ہو۔

www.novelsclubb.com

ایک بیک پیک لیا اور ضروری سامان اسی میں ڈال کر وہ ہوٹل سے باہر نکل آئی۔خانہ جنگی کے اس دور میں بھی دمشق سیریا کا امارات سے بھرپور شہر تھا۔بین الاقوامی طاقتوں نے

یہاں بھی تباہی مچائی تھی لیکن دوسرے شہروں کی نسبت کم۔البتہ حملے کا خطرہ یہاں بھی ہمہ وقت موجود رہتا تھا۔

اس وقت وہ مسجد میں جلد از جلد پہنچنا چاہتی تھی۔عمار اسے وہیں ملے گا اور اس سے اچھا ڈرائیور اور دوست کم از کم اسے سیریا میں نہیں مل سکتا تھا۔

ٹیکسی میں بیٹھ ،کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے، وہ اپنے پچھلے وزٹ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

وہ اکسویں صدی کا لڑکا اپنے خوابوں کے لیے بہت پر جوش ہوا کرتا تھا۔اس کا خوش باش

www.novelsclubb.com

خاندان سیریا کے معزز خاندانوں میں سے ایک تھا۔وہ الی پو کے جانے مانے رئیس تھے پھر ایسا ہوا کہ خانہ جنگی اور ملک کی خاطر اس کے خاندان کے لوگ جانثاری کے جذبے کے تحت باغیوں کے ساتھ جڑتے گئے اور پھر اپنا نام ونشان کھونے لگے۔

"کبھی کبھی میں سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے کسی خاص مقصد کے لیے زندہ چھوڑا تھا۔

میرے والدین اور بہن بھائی سب بہادری سے مرتے گئے۔ میری چھوٹی بہن ابھی بھی زندہ ہے جرنلسٹ! وہ کھلی آنکھوں کے باوجود نابینا ہے کیونکہ اس نے کم عمر میں وہ مناظر دیکھے کہ اچھے بھلے انسان کا دل دہل جائے۔" وہ بصریٰ ٹاؤن میں اس قدیم رومیوں کے تھیڑ میں تھے جو شام اور رومی سلطنت کی سب سے بہترین یادگار ہے، جب عمار بن یوسف بغیر کسی دکھ کے اسے بتا رہا تھا کہ اس جنگ کی وجہ سے اس نے اپنا سارا خاندان کھویا ہے۔ اس کی زندہ بہن نابینا ہے اور وہ اس سارے کرائسز کا سروائیول ہے۔

"میری بہن نے بولنا چھوڑ دیا ہے۔ زینب میری وہ بہن تھی جس نے صرف دس دنوں میں قرآن یاد کیا تھا۔ قرآن ہماری سب سے مقدس کتاب کا نام ہے جیسے عیسائیوں کے لیے بائبل ہوتی ہے ناں ویسے۔ وہ بہت ذہین ہے لیکن اب وہ بولتی بھی نہیں ہے۔ کچھ

حادثات ہماری زندگی میں ایسے رونما ہو جاتے ہیں جو ہماری زبان گنگ کر جاتے ہیں۔

میرے ساتھ بھی ایسا ہوا' میرے ملک کے بہت سے لوگوں کے ساتھ ایسا ہوا ہے۔''وہ

قدیم سا تھیٹر' خوبصورت' دلکش تھا لیکن اب کسی بیابان کا حصّہ معلوم ہوتا تھا۔

(تھیٹر 102 میٹر چوڑا ہے اور اس میں تقریباً 17,000 لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش

ہے۔اس طرح یہ قدیم رومن تہذیب کی سب سے بڑی تہذیب میں سے ایک ہے۔

تھیٹر بنیادی طور پر فنکارانہ ڈراموں کے لیے استعمال ہوتا تھا، جس میں یونانی اور رومن

ڈرامے اور میوزیکل پروڈکشن شامل تھے۔وہ گہرائی میں کھودا گیا تھیٹر رومن ڈیزائن کی

ایک شاندار مثال ہے۔)

www.novelsclubb.com

"تمہیں ان ظالموں سے نفرت نہیں ہوتی؟ تم اتنے نقصان کے باوجود اتنے پر سکون کیسے رہتے ہو؟" وہ اس کے پیچھے نیچے اتر رہی تھی۔ اس کی باقی کی ٹیم جگہ کے لحاظ سے فوٹو گرافی اور ڈاکومینٹری بنا رہی تھی لیکن اسے یہاں کے لوگوں میں زیادہ دلچسپی تھی۔

"پتہ نہیں، میرا دل ظالموں کو برا سمجھتا ہے، ان سے لڑنا بھی جانتا ہے لیکن ان سے نفرت نہیں کرتا۔"

"ایسا کیوں ہے؟ میں تو کبھی ایسے ظالموں کو معاف نہ کروں بلکہ جہاں تک ہو سکے ان سے بھی زیادہ ظالم بن جاؤں جو میرے گھر والوں سے اتنا برا سلوک کریں۔" اس نے نفی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے دل میں اللہ رہتا ہے یعنی میرا خدا! میں اس دل کو میلا نہیں ہونے دے سکتا۔ یہ انسانوں کے رہنے کی جگہ نہیں ہے جرنلسٹ! یہاں وہ رہتا ہے جو ابھی چاہے تو سب

میرے حق میں کر دے۔ میری امیدوں کا محور وہ ہے ماریہ خانم! انسان نہیں۔ میں خود پر اتنا تو یقین رکھتا ہوں کہ اللہ کے سوا کسی سے محبت نہیں کروں گا تو اس دل میں ان ظالموں کے لیے بھی کوئی جذبہ نہیں۔" وہ دونوں آخری سیڑھی سے نیچے اتر آئے تھے۔

وہاں بالکل نیچے کھڑے ہو کر اگر تم واپس اوپر دیکھو گے تو لگے گا کسی گہرے کنویں میں آ گئے ہو اور آسمان دور ہے، بہت دور!

وہ آگے اسٹیج کی جانب بڑھ گئے۔

"میں نہیں مانتی عمار' انسان کے دل میں جذبات کی اتنی dimensions ہیں کہ انسان خود دنگ رہ جاتا ہے اور تم کہہ رہے ہو تمہارے دل میں محبت کے علاوہ کوئی جذبہ نہیں ہے؟ یہ نہایت غیر حقیقی بات ہے۔" وہ اسٹیج کی سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آ گئے تھے۔

یہاں سے سورج بالکل ان کے سر کے اوپر' نہایت دور تھا۔

www.novelsclubb.com

”جب ہمارا مذہب نیا نیا دنیا میں متعارف ہوا تھا ناں ماریہ خانم تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس سے بھی سخت آزمائشیں اتری تھیں۔ان کے زمانے کے جنگیں بڑی دردناک ہوتی تھیں کہ دشمن ان کے سروں پر ناچتے تھے اور ان کا توکل اللہ پر ختم نہیں ہوتا تھا۔ہم مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ مصیبتیں اسی کو دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے۔وہ کالم (ستون) دیکھ رہی ہیں؟(اس نے تھیٹر کے اسٹیج پر کھڑے ہو کر ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا)۔۔۔یہ رومیوں کے زمانے کے بنے اسی طرح کھڑے ہیں،ہمارے دل مصیبتیں اور مشکلات سہہ سہہ کر اتنا ہی مضبوط ہو جاتا ہے۔ہم مسلمان ہیں ماریہ خانم اور ہمیں یقین ہے کہ ہمارا اسیر یا دنیاوی طاقتوں سے جلد آزادی حاصل کر لے گا۔“وہ اسٹیج پر ہی اس کے ساتھ چل رہی تھی۔

اس وقت وہ عمار کی بات پر بہت دیر تک ہنسی تھی کہ ایسے کوئی مدد کو نہیں آتا خود سے پچھ کرنا پڑتا ہے۔ابھی بھی اس کی کہی گئی باتیں اسے یاد تھیں لیکن اسے صیحح سے سمجھ نہیں آئی تھیں۔ابھی اسے سوچ کر ہنسی بھی نہیں آئی۔وہ واقعی چاہتی تھی کہ اب کوئی غیبی طاقت ان کی مدد کو آئے۔

وہ خود عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی تھی لیکن اس نے کبھی اس قدر مذہب کو خود پر حاوی نہیں کیا۔بس سال میں ایک دو مرتبہ کسی خاص موقع پر چرچ حاضری لگالی۔بس وہ اتنی سی مذہبی تھی لیکن ناجانے کیوں اسے مسلمز کے اللہ پر یقین تھا؟

www.novelsclubb.com

”اسیدتی،الجامع الموی(اموی مسجد)آگئی ہے۔“ڈرائیور کی آواز سے وہ حال میں آئی تھی۔اس نے سر جھٹک کر خود کو یاد دلایا کہ وہ کہاں ہے؟

''شکراً اخیی (شکریہ بھائی)!''اس نے ڈرائیور کو چند ہزار سیرین پاؤنڈ پکڑائے اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر باہر آگئی۔

(اُمیہ مسجد دنیائے اسلام کی چوتھی بڑی اور سیریا کی سب سے قدیم اور مسجد ہے جس کی سب سے خاص بات یہ ہے یہاں پانچوں اذانوں کے اوقات میں 'بیک وقت 75 مؤذن اذان دیتے ہیں جس کی گونج بہت دور تک سنائی دیتی ہے۔ یہ اس مسجد کی روایت ہے کہ اس کے تین الگ الگ میناروں پر 75 مؤذن اکھٹے اذان دیتے ہیں۔ مسجد کا گیٹ حضرت اُمیہ کے دور کا بنا ہوا بے حد قدیم اور پائیدار نظر آتا تھا لیکن اسی امارات سے بھرپور تھا جس سے قدیم زمانے کے مسلمان مسجد اور عیسائی چرچ بنایا کرتے تھے۔)

وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو مسجد کے خادم اس تک آئے اور مرحبا کہا۔اس نے بھی مسکرا کر جواباً سلام کیا اور اپنا مختصر سا تعارف کروایا کہ وہ وہاں سیاح ہے۔ مسجد میں کسی

سیاح کو آنے سے نہیں روکا جاتا تھا لیکن نماز کے اوقات میں یہ خاصا روڈ سمجھا جاتا تھا۔

بہر حال اس نے اینٹرینس کے پیسے تھمائے اور آگے بڑھ آئی۔ سیریا میں لوکل گائیڈ کے بغیر گزارہ بہت مشکل ہے لیکن اسے یقین تھا آج کے دن کی خجل خواری کے بعد وہ عمار کو منا لے گی۔ وہ بہت شارپ لڑکا تھا جس کی کمپنی میں وہ کبھی بور نہیں ہوئی تھی۔

مسجد کے داخلی دروازے سے ذرا آگے آتے ہی ایک جانب اسے عورتیں نظر آئیں جو یقیناً وہاں آنے والی عورتوں کی رہنمائی پر معمور تھیں۔ ایک عورت مسکراتے ہوئے اس تک آئی اور اسے برقعہ تھما دیا۔ یہ مسجد کے اصولوں میں سے تھا کہ وہاں مکمل کور ہو کر جایا جائے۔ اس نے مسکراتے ہوئے برقعہ لیا لیکن پہننے کے لئے اسی عورت سے مدد لی۔ اس کی کیپ سر پر پھینکتے ہوئے اس نے ایک دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کا عکس

www.novelsclubb.com

دیکھنا چاہا جس میں ایک لکیر کی صورت میں شیشہ جڑا ہوا تھا۔ برقعہ پیروں سے تھوڑا اوپر تک آتا تھا۔ وہ پیاری لگ رہی تھی۔

یہ برقعہ فری میں دیا جاتا تھا تاکہ کسی بھی مذہب والے انسان کو اندر جانے میں مسئلہ نہ ہو۔

مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہ سورج کے طلوع ہونے سے قدرے پہلے کا وقت تھا۔ آسمان ابھی گہرا نیلا تھا اور فضا میں پرندوں کی چہچہاہٹ سی سنائی دیتی تھی جیسے وہ کسی کی تعریف اپنی زبان میں بیان کر رہے ہوں۔

وہ مسجد کے صحن سے ہوتی ہوئی آگے کی جانب بڑھ رہی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اس مسجد کے چپے چپے سے تاریخی واقعات جڑے ہوئے تھے۔ صبح کی نماز کا وقت تھا جس کی بدولت وہ صحن تقریباً خالی تھا اور وہ ننگے پیر چلتی اس صحن کی ٹھنڈک محسوس کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

(مسجد کے صحن میں چلنا منع ہے۔) برقعہ پہناتے ہوئے اس عورت نے ایسا ہی کچھ کہا تھا

لیکن اس نے ان سنا کر دیا تھا۔ ابھی کونسا کوئی دیکھ رہا ہے؟ کیا پتہ وہ عورت پیچھے آ رہی ہو؟

وہ صحن کے بالکل درمیان میں کھڑی واپس مڑی تو کوئی بھی اسے نہیں دیکھ رہا تھا یعنی وہ

مسجد کے ٹھنڈے صحن میں چل سکتی تھی۔

درمیانی گنبد کے شاہی دروازے سے نمازی باہر نکل رہے تھے۔ نا جانے کتنا وقت ہوا تھا

اسے صحن میں ٹہلتے ہوئے؟ وہ درمیانے اور تیز تیز قدم اٹھاتی ایک ستون کے پاس آ کر

کھڑی ہو گئی۔ نمازی باہر کی جانب آ رہے تھے اور کچھ وہیں مسجد کے مختلف ستونوں کے

پاس بیٹھ رہے تھے۔ کچھ کے ہاتھوں میں کوئی کتاب تھی اور وہ جانتی تھی یہ قرآن پاک ہی

ہو سکتی ہے۔ صبح صبح سیرین مسلم کوئی ناول کیوں پڑھیں گے؟

www.novelsclubb.com

”یہاں کی مسجدوں میں آپ کو مسلمان صرف ایک ہی کتاب پڑھتے نظر آئیں گے اور اسے ہم قرآن مجید کہتے ہیں۔“ عمار بن یوسف نے کبھی اس کی معلومات میں یہ اضافہ کیا تھا۔

وہ مختلف ستونوں اور فرش کے الگ الگ حصوں میں زمین پر بیٹھے نمازیوں کو اس کی تلاوت میں مشغول ہوتا بھی دیکھ سکتی تھی۔

ہلکی ہلکی صبح بھی ہونے لگی تھی۔ وہ اس وقت مینار عیسیٰ کے ایک ستون کے پاس کھڑی تھی۔ یہ مسجد کا مشرقی مینار تھا جس کے بارے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی مینار کے ذریعے زمین پر اتریں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ کافی دیر وہیں کھڑی لوگوں کو اپنے اپنے کاموں میں مصروف دیکھتی رہی۔ صبح کا سورج بلند ہونے لگا تو اسے وقت کا احساس ہوا۔ وہ درمیانی قبۃ یعنی قبۃ النسر (Dome of

(Eagle) کی جانب چلی آئی کیونکہ اسے معلوم تھا زیادہ وقت ضائع کیا تو نا جانے عمار ملے گا یا نہیں؟

کچھ ہی دیر بعد وہ دروازے سے اندر داخل ہو رہی تھی۔

اندر ابھی بھی کچھ لوگ موجود تھے اور کچھ باہر کی جانب جا رہے تھے۔ وہاں بہت سے مردوں نے عبایا اور ٹوپیاں ہی پہن رکھی تھیں اور کوئی اس کی جانب متوجہ بھی نہیں تھا۔ ہر کوئی نظریں نیچے کی اپنے کام سے کام رکھتا، سائیڈ سے گزر رہا تھا۔ عورتیں بھی مکمل حجاب میں تھیں۔ وہ اندر آئی تو سیدھا مردوں والے حصے میں محراب کے قریب پہنچی جہاں امام مسجد محراب سے اتر رہے تھے۔

(مسجد کے ایک ہی ہال میں مسلمانوں کے چار مسلک کے علیحدہ محراب ہیں۔ مسجد کا ایک حصہ مردوں اور دوسرا عورتوں کے لیے مختص ہے۔)

''مرحبا! میں یہاں کسی کو ڈھونڈنے آئی ہوں اور وہ نہیں مل رہا۔ کیا آپ میری مدد کریں گے ؟'' امام مسجد اچھنبے سے اسے دیکھتے نیچے اترے۔

ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگے تھے کہ درمیانی عمر کا ایک مرد بھاگتا ہوا اس تک آیا اور اسے عورتوں والے حصے کی جانب جانے کا کہا۔ جواباً اُس نے بتادیا کہ وہ سیاح ہے۔

(سیریا میں سیاحوں کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ ایک زمانہ ہو گیا ہے کہ وہاں سیاحوں نے آنا چھوڑ دیا تھا۔)

''آپ کا گائیڈ کہاں ہے ؟'' اس آدمی نے اب ذرا نرمی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

''وہ کچھ دیر تک یہاں آجائے گا۔'' اس نے جواب دیا تو وہ شخص سمجھ کر چلا گیا۔

وہ امام مسجد کی جانب متوجہ ہوئی کہ وہ اسپیکر پر اعلان کروا کے عمار بن یوسف کو یہاں

بلانے کا کہے۔

''کیا آپ میری مدد کریں گے؟''اس نے سلسلۂ کلام واپس سے جوڑا۔

''مسجد میں کبھی کوئی شے نہیں کھو سکتی بیٹی۔ بتاؤ تم نے کیا کھویا ہے؟''انھوں نے سر پر

سرخ مقامی درویشوں والی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ سیاہ عبایا کے ساتھ سنہری کڑھائی

والا گھٹنوں تک آتا ویسٹ کوٹ بھی پہن رکھا تھا جو غالباً یہاں کا مقامی لباس تھا۔

''عمار بن یوسف نام کا ایک بہادر انسان۔ پختہ اطلاع کے مطابق وہ اسی مسجد میں نماز

www.novelsclubb.com

پڑھنے آتا ہے اور سورج طلوع ہونے تک یہیں رہتا ہے۔''امام صاحب نے ایک نظر غور

سے اسے دیکھا اور پھر مسکرائے۔

''اور عمار بن یوسف کی مہمان آپ ہیں؟''انھوں نے اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا۔

”کیا مجھے ایسی خوش فہمی پالنی چاہیے کہ اس نے کسی سے میرا ذکر کیا تھا؟“ وہ خوش گوار حیرت میں مبتلا ہوئی۔

”اس نے نمازِ فجر سے پہلے باقاعدہ اعلان کر کے بتایا تھا کہ کوئی روسی خاتون اس کے بارے میں پوچھے تو اسے یہیں نماز کے ہال میں بٹھایا جائے۔ کچھ دیر تک وہ ناشتہ لاتا ہی ہو گا۔“ انھوں نے نرم سی آواز میں سادہ عربی میں بتایا۔

وہ دل سے خوش ہوئی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ آئے گی۔ واہ ابوذر کی سروس! وہ عش عش کر اٹھی۔

www.novelsclubb.com

”کیا اسے معلوم تھا میں یہاں آؤں گی؟“

”ہمارے سیریا کے جوان بہت غیرت مند ہیں بیٹی! اگر تم نے عمار سے ایک مرتبہ مدد مانگی ہو گی تو وہ دس مرتبہ تمہاری مدد کو حاضر ہو گا۔ وہ سب کی مدد کر دیا کرتا ہے کیونکہ

اسے اسی کام سے خوشی ملتی ہے۔اسے معلوم نہیں تھا لیکن اسے امید تھی کہ اس کی مہمان آئے گی۔"

"واقعی؟"

"اگر میرے علاوہ بھی کسی سے عمار کا پوچھا ہوتا تو وہ آپ کو اس تک چھوڑ کر آتا لیکن فکر مت کرو وہ یہاں خود آجائے گا۔آئیں میں آپ میں مسجد دکھاتا ہوں۔" وہ مروتاً مسکرائی کہ وہ یہاں مسجد دیکھنے نہیں آئی تھی عمار سے ملنے آئی تھی۔

اسے یقین نہیں آیا کہ یہاں کے لوگوں کے لیے عمار اس قدر بھروسے لائق ہے۔

www.novelsclubb.com

اسے مسجد کو دیکھنے میں دلچسپی نہیں تھی لیکن وہ ان کے ساتھ ہو لی اور ارد گرد بڑی بڑی رنگ برنگی کھڑکیوں اور اونچے اونچے فانوس کو دیکھتی بہت مرعوب ہو رہی تھی۔

"کہاں کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ جانتی ہیں ناں ہمارے ملک کا بیشتر حصہ خانہ جنگی کا شکار ہے اور ایسے میں یہاں وہی سیاح آتے ہیں جن کا رشتہ زندگی سے خراب چل رہا ہو۔" وہ ہلکا سا ہنس دی۔

"پچھلے سال جب یہاں سے حقائق کور تیج کیے تھے تو میرے ٹی وی چینل نے مجھے نکال دیا تھا کہ میں بشارالسد کے خلاف گئی تو گئی کیسے؟ میں بھی ڈھیٹ پیدا ہوئی ہوں۔ اب کی مرتبہ تو سر پر کفن باندھ کر خوبصورت سیریا دیکھنے آئی ہوں جہاں آپ جیسے اچھے لوگ ملتے ہیں اور بنا کسی شرط کے مدد کر دیا کرتے ہیں۔ جان تو آنی جانی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ اسے حضرت یحییٰ علیہ السلام کا سر مبارک جس جگہ مدفون ہے اس کے بارے میں بتا رہے تھے۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے سنتی گئی۔

''حضرت یحییٰ علیہ السلام خدا کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک تھے۔ وہ حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے معبوث ہوئے تھے اور عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ بڑے تھے۔ دراصل اس جگہ سے بڑا تاریخی واقعہ جڑا ہوا ہے۔ جانتی ہو حضرت یحییٰ کو کیسے اور کیوں قتل کیا گیا تھا؟''اس کا سر اپنے آپ نفی میں ہل گیا۔

''ہیرودیا کا قصہ سن رکھا ہے؟''اس نے ایک مرتبہ پھر نفی میں سر ہلا دیا۔ ''سننا چاہو گی؟''اس نے اثبات میں سر ہلا یا۔

www.novelsclubb.com

"اکثر مسلمان مؤرخین اور مشہور مسیح منابع ان کی شہادت کے واقعہ کو اس طرح نقل کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰ اپنے زمانے میں ایک طاغوت کے اپنی ایک محرم سے غیر شرعی روابط کے خلاف آواز اٹھانے کی بنا پر شہید ہوئے تھے۔ ہوا یہ کہ ہیر و ویس جو فلسطین کا ایک ہوس پرست بادشاہ تھا وہ اپنے بھائی کی بیٹی "ہیر ودیا" پر عاشق ہو گیا۔ وہ بہت خوبصورت تھی کہ بادشاہ نے اس سے شادی کرنے کا پکا ارادہ کر لیا۔ جب یہ خبر حضرت یحییٰ تک پہنچی تو انہوں نے صراحت کے ساتھ اعلان فرمایا کہ یہ شادی ناجائز ہے اور تورات کے احکام کے خلاف ہے اور وہ ایسے کام کی اپنی پوری طاقت کے ساتھ مخالفت کریں گے۔

www.novelsclubb.com

اب ہوا یہ کہ اس واقعہ کی پورے شہر میں شہرت ہو گئی اور یہ خبر اس لڑکی ہیر ودیا کے کانوں تک بھی پہنچ گئی۔ وہ حضرت یحییٰ کو اپنے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھنے

لگی اور اس نے پکا ارادہ کر لیا کہ کسی مناسب موقع پر ان سے بدلہ ضرور لے گی اور اپنے غلط قدم کی راہ میں موجود رکاوٹ کو ہٹا دے گی۔ اس نے اپنے چچا کے ساتھ ناجائز تعلقات ختم نہ کیے۔

ایک دن ہیرودیس نے اس سے کہا کہ تمہاری جو بھی آرزو ہو گی تم مجھ سے مانگ لو، میں اسے پورا کروں گا۔ جواباً ہیرودیس نے کہا کہ میں یحییٰ کے سر کے سوا کچھ نہیں چاہتی کیونکہ اس نے مجھے اور تجھے بدنام کر کے رکھ دیا ہے۔ تمام لوگ ہماری عیب جوئی کر رہے ہیں۔

www.novelsclubb.com

ہیرودیس جو اس عورت کا دیوانہ تھا انجام پر غور کیے بغیر یہ کام کرنے پر تیار ہو گیا اور حضرت یحییٰ جو مسجد حبرون میں نماز میں مشغول تھے ان کو قتل کرا دیا اور چینی کے طشت میں ان کا سر مبارک اس عورت کو پیش کر دیا۔ بعض اناجیل اور کچھ روایات سے

معلوم ہوتا ہے کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی کی بیوی کے ساتھ کہ شادی کرلی تھی جو تورات کے مطابق ممنوع تھی اور حضرت یحییٰ نے اسے اس کام پر سخت لعنت ملامت کی۔ اس کے بعد اس عورت نے اپنی بیٹی کے ذریعے ہیرودیس کو حضرت یحییٰ کے قتل کرنے پر لگایا۔'' وہ تعجب زدہ سی انھیں سن رہی تھی۔ ایسا بھی ہوا تھا تاریخ میں؟

وہ خاموش ہوئے تو جیسے کوئی ٹرانس سا ٹوٹا۔

اس جگہ کو دیکھ کر اور وہاں کی تاریخی حیثیت جان کر وہ اس کی کشش اپنے اندر محسوس کر سکتی تھی۔ کچھ مقناطیسی سا احساس تھا کہ وہاں ایک مقدس ہستی کا سر مبارک مدفون ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے جالی سے اندر بھی جھانکا اور لمحے بھر کے لیے اسے سب فنا ہوتا محسوس ہوا۔

کسی نے اسے جکڑا تھا۔ بے حد زور سے!

وہ جلدی سے پیچھے ہٹی اور گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کیا۔

اسے تاریخ سے واپس آج میں آنے کے لیے بھی چند لمحے لگے تھے۔

”آپ سب یہاں‘اس ملک میں کیسے رہ رہے ہیں؟میرا مطلب ہم نیوز بناتے اور دیکھتے رہتے ہیں کہ کیسے مختلف ممالک نے آپ کے ملک کو خانہ جنگی کی نذر کیا ہوا ہے۔آپ کا دل نہیں کرتا کسی دوسرے ملک میں جا کر پر سکون زندگی گزارنے کا؟“اس نے ایسے ہی بے ربط سا سوال کیا حالانکہ اسے معلوم ہی تو تھا کہ دمشق میں زندگی قدرے آسان ہے۔

وہ دونوں نمازی ہال کے درمیان میں واپس آ گئے۔

اس نے ایک نظر واپس پیچھے دیکھ کر گردن سیدھی کر لی تھی۔حضرت یحییٰ کے سر کے

www.novelsclubb.com

احاطے کے پاس کچھ ان دیکھا سا تھا۔اس نے محسوس کیا تھا۔

اب وہ دیکھ سکتی تھی اس مسجد کی چھت اور دیواریں سنگ مرمر کے کسی نایاب پتھر سے آراستہ تھیں حالانکہ دیواروں پر بھی سنہری بیل بوٹے تھے جو شاید سونے سے بنے ہوئے

تھے۔اس وقت وہ مسجد کے درمیانی گنبد کے بالکل نیچے کھڑی ہوئی تھی جب اس نے سارے نمازی ہال میں ایک مرتبہ پھر سے طائرانہ نظر دوڑائی۔

امام مسجد کو لگا کہ وہ جواب کی منتظر ہے۔

”جب گھر کے اندر خرابی پیدا ہو جائے تو گھر کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جاتی ہے'گھر کو چھوڑا نہیں جاتا۔ہمارا ملک ہمارا گھر ہے اور ہم اپنے گھر کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔“

(آہ یہ قومیت بڑی بری بلا ہے!)اس نے افسوس سے سوچا۔وہ کچھ نارمل ہونے لگی۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ سامنے سے عمار بن یوسف چلتا ہوا ان تک آیا تھا۔نیلی جینز پر سفید شرٹ اور کالی جیکٹ پہنے اور سر پر جالی دار ٹوپی رکھے ہوئے وہ ہمیشہ کی طرح سنجیدہ تھا۔ماریہ کو برقعے اور اسکارف میں دیکھ کر وہ حیران نہیں ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خویلد نے ناشتہ لگا دیا ہے۔" اس نے خبری کے انداز میں اطلاع دی تھی جیسے مسجد کا خادم ہو۔ وہ انھیں اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتا ہال کے ایک جانب چلنے لگا۔ یہاں تک کہ وہ ایک حجرہ نما کمرے میں لے آیا جہاں ناشتے کی خوشبو سے فضا معطر تھی۔

"آپ لوگ بھی ساتھ کھائیں۔" اندر آکر وہ دستر خوان پر بیٹھ گئی اور کہا۔

"میں ناشتہ کر کے آیا ہوں۔" عمار سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔ آج سے پہلے ماریہ کو اس کا یہ سنجیدہ رویہ برا نہیں لگا تھا۔

"اوہ میں کیسے بھول گئی آپ مسلمان لوگ، غیر مسلموں کے ساتھ کھانا نہیں کھاتے۔ اعتذار (معذرت)!" وہ بمشکل دو زانو ہو کر وہاں بیٹھی تھی ورنہ کب اس نے زمین پر بیٹھ کر کھانا کھایا تھا؟

''آپ نے غلط سمجھا ہے بیٹی۔ میں آپ کے ساتھ ناشتہ کروں گا۔'' امام مسجد ایک سنجیدہ نظر عمار پر ڈال کر دستر خوان کے دوسری جانب ماریہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ وہ جانتی تھی کہ ایسا انھوں نے صرف اس کا دل رکھنے کے لئے کہا ہے۔

عمار بھی انہی کے قریب ایک ستون کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا' ہاتھ میں سکہ اچھالتے ہوئے ماریہ کو دیکھنے لگا۔ اسے وہ عورت بے حد پاگل لگی تھی جو اتنے خطرناک ملک میں بغیر کسی سکیورٹی کے آ گئی تھی اور جانا بھی شدید خطرے والے شہروں میں جا رہی تھی۔ وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ ماریہ بغیر کسی مقصد کے وہاں آئی ہے۔ اس کا ماننا تھا کہ اس دنیا میں کچھ بھی بغیر وجہ کے' randomly نہیں ہوتا۔ اس کا ضرور کوئی مقصد تھا جسے وہ پورا کرنا چاہتی تھی۔

''واپس کب جائیں گی؟'' ماریہ نے نظر گھما کر اسے دیکھا۔

"ایک ہفتے بعد۔"

"شکراً۔" عمار نے گویا جان چھوٹے گی والے انداز میں شکر کیا۔

ماریہ کو برا نہیں لگا۔اس کا اتنا سا حق تو تھا کہ وہ یہاں اس کی موجودگی پر برا منا سکتا تھا پھر بھی وہ سنجیدگی سے کہنے لگی۔

"عمار بن یوسف! میں معذرت چاہتی ہوں تمہیں تکلیف دینے کے لیے'انکل کیا آپ میرے لیے کسی اچھے ڈرائیور کو ایک ہفتے کے لیے ہائیر کر سکتے ہیں؟ میں نے اس بارے میں ابوذر سے بھی نہیں کہا ورنہ وہ کوئی بندوبست کر جاتا اور آن لائن چیک تو کیے تھے لیکن وہ سب کی سب بورنگ تھے۔" وہ اب عمار کے بجائے امام مسجد سے اپنا مسئلہ بیان کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ عمار کو ساتھ رکھو۔ قابلِ اعتبار بھی ہے اور بور بھی نہیں کرتا۔ راستے میں جہاں تنگ کرے سکیورٹی کلیئرنس والوں کے سامنے اسے مشکوک بنا دینا کہ آئی ایس آئی ایس سے خفیہ تعلقات رکھتا ہے اور ابھی تو یہ پچھلی مرتبہ کی مار بھی نہیں بھولا ہوگا۔" وہ زیتون کھاتے ہوئے بے نیازی سے کہہ رہے تھے۔

"یا مھذب۔ (اوہ جینٹل مین)" وہ خفت زدہ سا کہتا سیدھا ہوا۔

چہرے پر جھنجھلاہٹ واضح تھی۔ وہ واقعی چاہتا تھا کہ ماریہ ایک ہفتہ یہاں آسانی سے گزار کر واپس اپنے ملک چلی جائے۔ اسے یہاں کسی قسم کی مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر اس کے بس میں ہوتا تو وہ آج ہی اس عورت کو واپس بھیج دیتا لیکن مسئلہ ہی یہ تھا کہ کچھ بھی اس کے بس میں نہیں تھا۔ ایک ہفتے میں سات دن ہوتے ہیں اور یہ بہت زیادہ ہوتے ہیں!

www.novelsclubb.com

”عمار بن یوسف!“امام مسجد نے بھی گویا اسے کوئی تنبیہ کی تھی۔

”یہ بھاری ذمہ داری ہے شیخ'انہیں کچھ ہو گیا تو؟“اس کا انداز فکر مندی ظاہر کرتا تھا۔

”یہاں سے آدم یا احسن کو ساتھ لے جاؤ شاید ابوذر نے ان میں سے ہی کسی کی زمہ داری لگائی ہو گی۔الی پو میں عفیف کو بھی ساتھ رکھ لینا۔ادلب یا ہومس میں زیادہ رکنے کی ضرورت نہیں ہے۔صرف ایک ہفتے کی بات ہے بیٹا۔بہن کے ساتھ رہو گے تو اسے بھی آسرا رہے گا۔“وہ خاموشی سے بریڈ کو زیتون کے تیل میں ڈپ کرتی ان دونوں کے مابین عربی میں ہونے والی گفتگو سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

”یہ میری بہن نہیں ہے۔“وہ گویا تڑپ کر بولا۔

”لماذا؟(کیوں)“ماریہ نے سر اٹھا کر پوچھا۔

”مسلم اور غیر مسلم بہن بھائی نہیں ہوتے مس جرنلسٹ۔“اس نے ناگواری ظاہر کرنے کی پوری کوشش کی۔

”پر دوست ہو سکتے ہیں۔“

”خدا آپ جیسوں کی دوستی سے شیطان کو بھی محفوظ رکھے۔“ماریہ بے اختیار ہنس دی۔

”شیطان سے مجھے یاد آیا‘تمہارے زخم کیسے ہیں؟“

عمار بن یوسف کا تنا ہوا چہرہ بے حد سنجیدہ ہو گیا۔وہ امام مسجد سے مخاطب ہوا۔

”یا مھذب! میں باب السات کے پاس انتظار کر رہا ہوں۔آپ انہیں وہیں بھیج دیں۔“وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

''ایک تو یہ چھوٹا سا لڑکا۔۔۔ نخرے امریکہ جیسے کرتا ہے۔ میرا ناشتہ ہو گیا ہے یا مھذب ' میں چلتی ہوں اور میری سلامتی کے لیے دعا کیجئے گا۔'' وہ بھی افرا تفری میں اٹھی۔ ان کے سامنے سر رکھا اور عمار کے پیچھے چل دی۔ اسلامی کلچر کے بارے میں اسے کچھ کچھ پتہ تھا۔

وہ باب السات کے پاس کھڑا اپنے فون پر کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ سر نفی میں ہلاتی وہاں آئی۔

''یہ وہی دروازہ ہے ناں جہاں کربلا کے قیدیوں کو اندر لانے سے پہلے 72 گھنٹے کھڑا رکھا گیا تھا؟'' اس کے پاس پہنچ کر ماریہ نے سادگی سے پوچھا۔

عمار نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ سب جانتی تھی۔ اسے مسلمانوں کی تاریخ کا بھی علم تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر بھی ایسا کیا تھا جو ماریہ وکٹوریہ چھپا رہی تھی؟ یا شاید وہ زیادہ سوچ رہا تھا۔ اس نے سر جھٹکا۔

"بالطبع، دعنا نذھب۔(بالکل، چلیں۔)" مزید کچھ کہے بغیر وہ اسے ساتھ آنے کا کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

"میرا ٹریول گائیڈ ابھی تک نہیں آیا۔" اس نے منہ بسورتے ہوئے اسے بتایا۔

"آدم باہر انتظار کر رہا ہے۔" اس نے اسی انداز میں کہا۔

"کیا تمہارے ملک میں ہنسنے پر ٹیکس لگتا ہے عمار بن یوسف؟" وہ اب اس کے ساتھ مسجد سے نکل رہی تھی۔

"ٹیکس نہیں لگتا احساسِ شرمندگی ہوتی ہے۔" اس نے کہا تو ماریہ خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

عمار سے کوئی بھی بات کی جائے وہ سیدھا جواب دینے سے خود کو باز رکھتا تھا۔ وہ جان گئی تھی۔

****

اک قصہ اڑتے پتوں کا

جو سبز رتوں میں خاک ہوئے

اک نوحہ شہد کے چھتوں کا

جو فصل گل میں راکھ ہوئے

کچھ باتیں ایسے رشتوں کی

جو بیچ نگر میں ٹوٹ گئے

www.novelsclubb.com

کچھ یادیں ایسے ہاتھوں کی

جو بیچ بھنور میں چھوٹ گئے

تم دشت طلب میں ٹھہر گئے

ہم قریہ جاں کے پار گئے

یہ بازی جان کی جازی ہے

تم جیت گئے ہم ہار گئے

اس وقت کار میں خاموشی تھی۔عمار اور آدم نامی ٹریول گائیڈ آگے بیٹھے ہوئے تھے اور کار اس وقت حماس کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔آدم وقتاً فوقتاً اسے کسی جگہ کی خاصیت ماضی و حال کے لبادے میں لپیٹ کر بتا رہا تھا اور وہ غور سے سن بھی لیتی تھی لیکن اسے مزہ نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

''کیا تم لوگ ایک اچھے ٹورسٹ گائیڈ کی طرح مسلسل اپنے ملک کی تعریف میں کچھ بول نہیں سکتے؟ یا کم از کم میوزک ہی چلا دو۔''اس کے فون کا انٹرنیٹ تک کام نہیں کر رہا تھا جس کی وجہ سے وہ سوشل میڈیا استعمال نہیں کر پا رہی تھی۔ وہ اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اپنی پل پل کی خبر دینا ضروری سمجھتی تھی۔

''کیا بتائیں آپ کو اپنے ملک کے بارے میں؟ یہ کہ ہمارے لوگ اچھے کھانے کو'اچھی زندگی کو'خوش رہنے کو'ہنسنے بولنے کو ترستے ہیں یا یہ بتائیں کہ آپ جیسے جرنلسٹ یہاں آتے ہیں اور ہم جیسوں کو عذاب میں ڈال کر واپس اپنے ملک جا کر خوش باش زندگی گزارتے ہیں کہ واہ بھئی معرکہ سر کر کے لوٹے ہیں۔''

''عمار!''آدم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا اسے ریلکس رہنے کو کہا۔

''میں اس سب کے لئے شرمندہ ہوں۔''اس نے آہستگی سے کہا۔

شرمندہ ہونا بہت چھوٹا لفظ تھا۔وہ گلٹ میں تھی کہ ایک بے قصور کو اس کے ایڈونچر کی

وجہ سے اتنا کچھ سہنا پڑا تھا۔

''شرمندہ ہونا بھی چاہیے' میرا بازو ٹوٹا تھا آپ کی وجہ سے۔''

''میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔''اس نے اپنا دفاع کیا۔

''ادھر ارادہ' نیت یا intention کون دیکھتا ہے؟ یہاں جو سامنے ہوتا ہے وہ ہی نظر آتا

ہے اور وہی دیکھا جاتا ہے۔''آدم نے پھر گفتگو میں مداخلت کرنے کے لئے ماریہ کو قریب

نظر آتے ایک ہوٹل کی مسمار بلڈنگ کے بارے میں کچھ بتانا چاہا لیکن وہ عمار کی جانب

www.novelsclubb.com

متوجہ تھی۔

''میں معذرت چاہتا ہوں خانم! دراصل عمار اُس انٹرویو کے بعد اور پھر ہیوی پٹائی کے بعد

پی ٹی ایس ڈی میں چلا گیا تھا۔اسی وجہ سے جاگتے میں اسے فلیش بیک اور سوتے میں

خواب چین نہیں لینے دیتے۔"آخر کار وہ بول ہی پڑا۔اسے ماریہ کا اس طرح شرمندہ ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

پی ٹی ایس ڈی (PTSD یعنی Post-traumatic stress disorder ہے۔پی ٹی ایس ڈی کسی بڑے سانحے سے دوچار ہونے کے بعد چند ہفتوں یا مہینوں میں شروع ہوتا ہے۔

یہ کیفیت کسی بھی المناک یا خطرناک سانحے کے بعد شروع ہوتی ہے مثلاً جس میں انسان کو اپنی جان خطرے میں محسوس ہو یا وہ دوسرے لوگوں کو زخمی ہوتا یا مرتا ہوا قریب سے دیکھے۔

ان خطرناک سانحوں کی مثالیں جیسے ٹریفک کے شدید حادثہ،ذاتی حملہ (جنسی تشدد، جسمانی تشدد،ڈکیتی)،یرغمال بنالیا جانا،دہشت گردی کا شکار ہونا،جنگی قیدی بن جانا، قدرتی یا انسان کے پیدا کیے ہوئے آفات وحادثات کا شکار ہونا مثلاً سیلاب آنا یا کسی عمارت

کا گر جانا، کسی عزیز یا رشتہ دار کی غیر فطری یا پر تشدد موت کی خبر سننے سے بھی پی ٹی ایس ڈی کی بیماری شروع ہو سکتی ہے۔

کسی بڑے ذاتی سانحے کو بار بار محسوس کرنا اور اس سے بار بار گزرنا ایک تکلیف دہ عمل ہے۔اس لئے اس احساس سے چھٹکارہ پانے کے لئے انسان اپنے آپ کو کسی دوسرے مشغلے میں مصروف کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ذہن اس طرف نہ جائے۔لوگ ان جگہوں یا لوگوں سے قطع تعلق کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو اس واقعے کی یاد دلائیں حتیٰ کہ لوگ اس بارے میں بات کرنے سے بھی گریز کرنے لگتے ہیں۔

ان اذیت ناک احساسات کو قابو میں رکھنے کے لئے انسان اپنے جذبات کو بے حس یا شل کرنے کی کوشش کرتے ہیں،لوگوں سے بات چیت سے گریز کرتے ہیں۔یہاں تک کہ دوسرے لوگ ان سے ملنا اور بات کرنا مشکل محسوس کرنے لگتے ہیں۔)

گاڑی ایک زوردار جھٹکے سے ایسے رکی جیسے سامنے اچانک سے کوئی انسان سامنے آگیا

ہو اور ایمرجنسی میں بریک لگایا گیا ہو۔

''سلطان آدم بن اترش! سامنے ہوٹل سے کچھ کھانے کو لے کر آؤ۔'' عمار کی سنجیدہ آواز

پر اس نے عمار کو بیک ویو مرر سے دیکھنا چاہا لیکن اس نے مرر کا رخ اوپر کی جانب کر رکھا تھا

ایسے کہ وہ نہیں دیکھ سکتا تھا کہ پیچھے کون سی کار آ رہی ہے۔

اس کے انداز میں آدم کے لئے کوئی تنبیہ تھی جس سے وہ خاموشی سے سیٹ بیلٹ اتار کر

کار سے اتر گیا۔

www.novelsclubb.com

''کیا تم مجھے معاف کر سکتے ہو؟''

''میں اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا۔'' وہ باہر دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ٹھیک ہے، تمہارے جینے کی وجہ کیا ہے عمار بن یوسف؟" اس نے گفتگو کا موضوع بدل دیا۔

"آپ اتنی سادہ ہیں یا مجھے بچہ سمجھتی ہیں؟ میرے ملک کے حالات دیکھتے ہوئے بھی آپ مجھ سے پوچھ رہی ہیں کہ میرے جینے کی وجہ کیا ہے؟"

"نعم (ہاں)، میں واقعی جاننا چاہتی ہوں۔" اس نے بھی سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی۔

"میری زندگی کا مقصد یہی ہے کہ میں اپنی دھرتی کو دھوکے باز لوگوں سے آزاد کر دوں۔ یہ امریکی، روسی، ترک، منافق مسلمان ممالک۔۔۔ان سب سے آزاد الگ ہنستا بستا میرا شام ہو۔ جو میرا ملک ہو، میرے لوگوں کا ملک ہو، جہاں میرے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو نہ ہوں، میرے لوگ عمار بن یوسف کی طرح بے مقصد زندگی نہ گزار رہے ہوں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

''تمہاری زندگی بے مقصد تو نہیں ہے عمار بن یوسف۔ کیا تم IkiGai کے بارے میں جانتے ہو جو جاپانیوں کا زندگی گزارنے کا فارمولا ہے۔''اس نے عمار کی بات کاٹ کر پوچھا۔

وہ اب اس سے تلخ گفتگو ہرگز نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ عمار ٹھیک نہیں ہے۔

''تھوڑی وضاحت کریں مادم ماریہ فلتوریہ۔'' وہ ہاتھ میں سکہ اچھالتے ہوئے کہہ رہا تھا جیسے وقت گزاری کے لیے اس کا پسندیدہ مشغلہ یہی ہو۔

www.novelsclubb.com

''جاپان میں ایک آئر لینڈ ہے' okinawa جہاں لوگ سو سال سے بھی زیادہ کی زندگی جیتے ہیں اور 90 برس کی عمر میں بھی ایسے خوشی خوشی کام پر جا رہے ہوتے ہیں جیسے وہ کبھی ریٹائر نہیں ہونگے۔ ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے۔ جاپانی لوگ مانتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں

کسی خاص مقصد کے لیے آئے ہیں اور اسی خاص مقصد کو پالینا IkiGai (اکی گائی) کہلاتا ہے۔"

"اس بات کے پیشِ نظر میرا IkiGai یہی ہے کہ میں اپنے لوگوں کو دھوکہ بازوں سے آزاد کرواؤں۔" وہ مدہم آواز میں بولا۔

"تمہارا مقصد بہت اونچا ہے عمار! مجھے امید ہے تم جلد اپنے ملک کے لئے کوئی ایسا کام کرو گے کہ جب تم سمجھو گے تمہارا IkiGai پورا ہو گیا ہے۔" ماریہ نے سچے دل سے کہا۔

وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ آدم واپس آگیا اور اسے باہر آنے کا اشارہ کیا۔ وہ اچھنبے سے کار کا

www.novelsclubb.com

دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔ وہ دونوں آپس میں کوئی بات کرنے لگے تو ماریہ کو تعجب ہوا کہ کیا مسئلہ ہو گیا ہے؟

اس نے دیکھا عمار اس کی جانب آرہا ہے۔ اس نے ماریہ کی سائیڈ سے کار کا دروازہ کھولا۔

''آئیں، ہم آپ کو شامیوں کی میز بانی دیکھاتے ہیں۔'' وہ کار کا دروازہ کھول کر کھڑا کہتے ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا۔

سیرین مہمان نواز ہوتے ہیں اسے یقین تھا لیکن عمار ایسا ہو گا اسے یقین نہیں تھا۔ یقیناً آدم نے اسے فورس کیا ہو گا۔ وہ یہی سوچ کر باہر آ گئی۔

''ہم ٹیک اوے لے لیتے ہیں، راستے میں کھالیں گے۔'' اس نے عمار کے مقابل کھڑے ہوتے ہوئے مشورہ دیا۔

اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ دے کر وہ آگے چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

''وہ کیا ہے ناں ماریہ خانم! سیریا کے لوگ دل کے صاف ہوتے ہیں اور مہمان کو ناراض نہیں کرتے۔ اسی لیے آپ آئیں۔ آج کا کھانا سیرین باشندوں کی طرف سے۔''

''اور کیا وہ مہمان کو معاف بھی کر دیا کرتے ہیں؟''اس نے بے اختیار پوچھا۔

وہ رک کر پلٹا' اسے غور سے دیکھا' اور اس سارے وقت میں وہ پہلی مرتبہ مسکرایا تھا۔

''بالطبع' دعناندھب!'' وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

جواباً وہ کھلکھلا کر ہنس دی اور اسے ہنستے ہوئے دیکھ کر عمار بن یوسف کے دماغ میں ایک ہی بات آئی کہ اس عورت کو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔اسے کسی محل میں سنبھال کر رکھنا چاہیے تھا لیکن اس کے ملک میں نہیں آنا چاہیے تھا۔

وہ ویلی کیفے میں اندر کی جانب چلے آئے۔اندر آ کر سارا ہوٹل ثقافتی شادی ہال جیسا تھا۔وہ شیشے کی دیواروں اور گہرے بھورے رنگ سے پینٹ شدہ ایک میرج ہال سا تھا جس کے دوسرے فلور پر ڈائین ان کا بھی انتظام تھا۔وہ ان دونوں کی معیت میں چلتی دوسرے

www.novelsclubb.com

فلور پر آ گئی۔ وہاں اکا دکا لوگ موجود تھے جو شاید دن کا کھانا کھانے کے لیے یا آفس بریک کی بدولت وہاں آئے تھے۔

جس میز کی جانب وہ اسے لائے وہاں پہلے سے ہی ایک عربی لڑکی موجود تھی۔ اسے دیکھتے ہی خوش دلی سے آگے بڑھی اور مرحبا کہا۔ اس نے مسکرا کر اس لڑکی سے ہاتھ ملایا اور کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

وہاں سے شہر کا ایک خوبصورت لیکن بکھرا ہوا منظر نظر آتا تھا۔ چاروں جانب سے سبزہ ہونے کے باوجود ان کے پیچھے ٹوٹے مکانات بھی نظر آتے تھے جو سارا منظر پھیکا کر دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مرحبا ایو خانم! امید ہے اب تک ان دونوں کی کمپنی میں تم بور نہیں ہوئی ہو گی۔" وہ سیرین لب و لہجے میں شائشتہ انگریزی بول رہی تھی۔

”بالطبع! (بالکل)“

ماریہ کو انگریزی زبان آتی تو تھی لیکن پسند نہیں تھی۔اسی لیے اس نے کئی زبانیں سیکھ رکھیں تھیں۔پروفیشنل لائف میں اکثر کام آجایا کرتی تھیں۔

وہ لڑکی اس کی ہم عمر ہی لگتی تھی۔غالباًسیرین ہی تھی۔اس نے سرخ رنگ کا کھلا ٹراؤزر اور گھٹنوں تک آتی سرخ ہی شرٹ پہن رکھی تھی۔سر پر کالا اسکاف کس کر لپیٹ رکھا تھا۔

اکثر مسلمان لڑکیوں کو ایسے سکارف لپیٹے دیکھ کر اسے پہلا خیال یہی آتا تھا کہ کیا ان کا دم نہیں گھٹتا؟بہر حال اچھے مہمان کی طرح وہ اس کے مذہب پر کوئی تبصرہ نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

''یہ جازمہ ہے۔ادلب میں ہماری مدد کرے گی یعنی آپ کو اسے بھی کچھ پیسے دینا ہونگے۔

کسی بھی لوکل گائیڈ سے ادلب کے بہترین گائیڈ کا پوچھیں گی تو سب جازمہ بنت افروزہ کا

ہی نام بتائیں گے۔ادلب کو جازمہ افروزہ سے بہتر کوئی نہیں جانتا۔''عمار آہستہ آواز میں

اس سے کہہ رہا تھا۔وہ غیر دلچسپی سے سن رہی تھی۔

آدم یقیناً اس کا تعارف جازمہ سے کروا رہا تھا۔

''سیریا میں سب لوگ سب کو جانتے ہوتے ہیں۔اٹس انٹرسٹنگ!''اس نے انگریزی

میں ہی کہتے ہوئے ایک مروت بھری مسکراہٹ سے جازمہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

جازمہ کی نظریں اسے کچھ غیر آرام دہ سی کر رہی تھیں جیسے وہ اس میں کچھ تلاش کر رہی

تھی یا وہ اسے روسی جاسوس ہی سمجھ رہی تھی۔

خیر جو بھی ہوا سے اپنے ڈرائیور اور گائیڈ پر بھروسہ تھا۔ وہ اپنے ملک کو اس سے بہتر ہی جانتے تھے۔ اگر وہ کہہ رہے ہیں کہ جازمہ افروزہ ادلب میں اچھے سے گائیڈ کرے گی تو ایسا ہی ہو گا۔ اسے انسانوں پر یقین کرنا چاہیے۔

کھانا اچھے ماحول میں کھایا گیا لیکن وہ عمار اور آدم کی طرح جازمہ نامی خاتون سے بے تکلف نہیں ہو سکی تھی۔ ایک تو وہ بہت کم بول رہی تھی اور جب بھی بولتی انگریزی بولتی۔ دوسرا وہ وقتاً فوقتاً اپنے فون میں مصروف ہو جاتی جیسے یہاں زبردستی بٹھائی گئی ہے یا اسے کھانے کی میز کے آداب معلوم نہ تھے جو بھی تھا اسے ادلب میں بھی آدم ہی چاہیے تھا۔ وہ وقت ملتے ہی عمار یا آدم سے کہہ دے گی۔

****

تیری مسجدیں بھری پڑی ہیں اے خدا!

www.novelsclubb.com

جنت کی شرط تو ختم کر پھر تماشا دیکھ

سفیر ہومس ہوٹل میں اپنے کمرے میں موجود اس وقت وہ جازمہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ نا جانے وہ کیوں مسلسل اسے اپنے گھر رکنے پر اصرار کر رہی تھی۔ وہ نہیں جانا چاہتی تھی پھر بھی۔ آج کا دن تھکا دینے والا تھا۔ وہ ہومس کی مختلف جگہوں پر گھومے لیکن اسے سب سے زیادہ مزہ قلعہ الحصن یعنی Krak des Chevaliers میں آیا۔

"قلعہ الحصن ایک تاریخی قلعہ ہے جسے مسیحی افواج نے صلیبی جنگوں میں بہادروں کے قلعے سے تعبیر کرتے ہوئے اِسے کراک ڈی شوالیئر (Krak des Chevaliers) کا نام دیا تھا۔ الحصن نامی گاؤں کی کم بلندی کی حامل پہاڑی پر ابتدائی چھوٹا سا قلعہ سن 1031 میں عباسی دور میں تعمیر کیا گیا تھا لیکن بعد میں سن 1142 میں مسیحی جرنیل ریمنڈ ثانی نے صلیبی جنگوں کے دوران یروشلم کے سینٹ جان سلسلے

Hospitallerکے مسیحی جنگجوؤں کو یہ قلعہ تحفے میں دیا۔انہی ہاسپٹلرز نے اس قلعے کو وسعت اور موجودہ ہیئت دی۔

مسیحی فوج کو سن 1241 میں مصر کے بادشاہ ابوالفتح سلطان رکن الدین بیبرس نے بھاری شکست سے دوچار کیا تھا۔سلطان رکن الدین بیبرس کی فوج میں کرد نسل کے لشکری بھی تھی جو بعدازاں الحصن میں آباد ہوئے تو یہ قلعہ کردوں کے قلعے کے طور پر بھی شام میں مشہور رہا۔اس قلعے کو یونیسکو نے سن 2006 میں عالمی ورثہ قرار دیا تھا۔“

”آدم تمہیں میرے ہائے لگے اگر تم نے دوبارہ اتنا سنجیدہ تعارف کسی بھی جگہ کا کروایا۔ وہ بچی نہیں ہیں جنھیں تاریخ کا بالکل علم نہ ہو‘ ذرا قریبی سالوں کی باتیں بتاؤ جس میں وہ دلچسپی رکھتی ہیں ورنہ خاموش رہو۔“عمار نے بڑے برے موڈ میں آدم کو ٹوکا تھا۔

”مختصر کہانی یہ ہے مس ماریہ! سیرین سول وار کی بدولت اس قلعے میں بمباری کی وجہ سے بہت بھاری نقصان ہوا ہے۔ یہ قلعہ پچھلے کئی برسوں سے باغیوں کے قبضے میں تھا۔ ملک میں جاری خانہ جنگی کے باعث خطرے سے دوچار کئی تاریخی مقامات میں سے ایک ہے جو آپ دیکھ ہی سکتی ہیں۔“

”میں بھی یہی کہہ کر بات سمیٹنے والا تھا۔“ آدم نے منہ بنایا تھا۔

وہ ان دونوں کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرا دی۔

اس کے علاوہ وہ خالد ابن ولید کی مسجد اور Saint Elian کے چرچ میں بھی گئی تھی لیکن اسے مذہبی جگہوں سے اتنا لگاؤ نہیں تھا جتنا تاریخی جگہوں سے تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا اگلے دن کا شیڈیول دیکھنے لگی۔

اسے کل سیدھے ادلب جانا تھا۔ وہاں دن گھومنے میں گزار کر رات کو آرام کرنے کے بعد

اگلی صبح واپس آنا تھا۔ پھر بس دمشق اور الیپو میں ہی گھومنا تھا۔

"دراصل میں کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔ میں نے ہوٹل میں بلنگ کروا رکھی ہے ورنہ

آپ کی آفر ضرور قبول کرتی۔" وہ ہوٹل کے باہر جازمہ کو منع کر رہی تھی۔

"مجھے آپ کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی۔ میں ناراض ہو کر جا رہی ہوں اور عمار کل تم

میری منت کرنے آؤ گے تو میں تم لوگوں کو ادلب لے جاؤں گی ورنہ نہیں۔" اس نے

ناراضگی کا پورا پورا اظہار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب جاؤ بھی جازمہ افروزہ! مجھے سونا ہے۔ بہت تھک چکا ہوں۔" عمار نے اسے ٹالا تھا۔

وہ سب کو نام سے ہی بلاتا تھا۔

ان کے مابین کافی بحث چلی تھی لیکن ان تینوں نے ہوٹل میں رکنا زیادہ بہتر سمجھا۔ وہ ان تینوں کو اکیلا چھوڑ کر اپنے کمرے میں آگئی جو بہت زیادہ لگژری تو نہیں تھا لیکن اچھا تھا۔

لڑکے نا جانے کیوں اس کے گھر نہیں رکنا چاہتے تھے لیکن اسے واقعتاً جازمہ کے گھر نہیں رکنا تھا۔

فریش ہونے کے بعد وہ بستر پر دراز ہو گئی اور لیٹتے ہی سو گئی۔

****

الصلوٰۃ خیر من النوم

www.novelsclubb.com

الصلوٰۃ خیر من النوم

اللہ اکبر اللہ اکبر

لاالٰہ الااللہ

ذہن میں جانی پہچانی آواز گونجی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔کافی دیر کسل مندی سے پڑے رہنے کے بعد وہ اٹھ ہی گئی۔اسے صبح جلدی اٹھنے کی عادت تھی لیکن مسلم ممالک میں وہ ہمیشہ اسی آواز سے جاگ جاتی تھی۔وہ واقعی خوبصورت آواز تھی یا ہمیشہ پریئر کال کرنے والے انسان کی آواز ہی خوبصورت ہوتی تھی۔وہ کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکال سکی۔

وہ اٹھ کر فریش ہوئی اور ہلکی ورزش کرنے کی نیت سے کمرے سے باہر آگئی۔کاریڈور فی الحال خالی تھا لیکن گرل تھام کر نیچے جھانکنے پر اسے کئی لوگ کمروں سے باہر نکلتے نظر آ رہے تھے شاید نماز ادا کرنے کے لئے جانے والے تھے اور کئی لوگ یقیناًابھی سوئے پڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے گردن موڑ کر عمار اور آدم کے کمرے کی جانب دیکھا شاید وہ دونوں ابھی تک نہیں جاگے تھے۔وہ انھیں اٹھانے کی نیت سے کمرے کے دروازے تک گئی۔ابھی دروازہ کھٹکھٹایا بھی نہیں تھا کہ آدم نے دروازہ کھول دیا۔اسے دیکھ کر جلدی سے پیچھے ہٹا۔

"اوہ ماریہ خانم۔۔۔آپ نے ڈرا ہی دیا۔اتنی صبح آپ یہاں؟سب خیریت ہے؟"

"ہاں، مجھے لگا تم لوگ ابھی تک نہیں جاگے۔پریئر کا وقت ہو گیا تھا ناں؟"اس نے سادگی سے کہا۔

"بس میں نکل ہی رہا تھا،عمار تو تہجد پڑھنے ہی مسجد چلا گیا تھا۔فجر کے بعد ہی واپس آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کیا ہوتا ہے؟"

''ہوتا نہیں، ہوتی ہے اور یہ اللہ کی سب سے لاڈلی نماز ہوتی ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ تہجد کی نماز کے بعد جو دعا مانگی جاتی ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ ہر حال میں قبول ہوتی ہے۔''وہ اس کے پختہ یقین پر اسے دیکھ کر رہ گئی۔

''اور یہ کب پڑھتے ہیں اور کہاں پڑھتے ہیں؟''وہ بڑی دلچسپی سے پوچھ رہی تھی جیسے تہجد پڑھنا چاہتی ہو۔

''یہ رات کے تیسرے پہر پڑھتے ہیں جب ساری دنیا سوئی پڑی ہوتی ہے۔ یہ ہمارے رب سے خفیہ ملاقات کا وقت ہوتا ہے۔ رات میں نماز پڑھنے کی غرض سے جاگنے کو تہجد کہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے رات میں ٹھہرے رہنے والے عمل کو قیام اللیل کہتے ہیں اور ایسے شخص کو متہجد کہا جاتا ہے جو تہجد پڑھے۔''

''سیریلی؟''وہ مرعوب ہو رہی تھی۔

''پھر کیا تم لوگ خدا کو دیکھتے ہو؟''

''وہ تو ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتا ہے یعنی ہمارے دل میں۔ باقی واپسی پر بتاؤں گا ابھی فجر کے لئے لیٹ ہو رہا ہوں۔''

''اگر تم یہ والی پریئر چھوڑ دو تو؟'' اس نے پھر آواز لگائی۔

آدم جاتے ہوئے رکا اور اس کی جانب پلٹا۔

دیوار پر لگی سینری کو تکتے ہوئے بتانے لگا۔

''جو فجر نہیں پڑھتا وہ منافق ہوتا ہے اور سلطان آدم بن اترش سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن منافق نہیں۔ سلام!'' وہ چلا گیا لیکن ماریہ تہجد کے بارے میں مزید جاننا تھا۔

وہ نیلی آنکھوں والی روسی عورت اس کا انتظار کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

پھر بھی وقت گزاری کے لیے وہ وہیں ورزش کرنے لگی۔ غالباً اس فلور پر اس وقت کوئی نہیں تھا اور جو تھا وہ سویا ہوا تھا۔

****

نکالا ہم کو جنت سے فریب زندگی دے کر

دیا پھر شوق جنت کیوں یہ حیرانی نہیں جاتی

صبح صادق کا وقت تھا جب وہ ہوٹل کے سوئمنگ پول کے پاس یوگا کرنے کے بعد وہیں پانی میں پیر ڈالے بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

عمار اسے جگانے گیا تھا لیکن وہ کمرے میں نہیں تھی۔ اس نے اوپر سے ماریہ کو وہاں بیٹھے دیکھ لیا تھا۔ اسی لیے وہیں چلے آیا۔

"مرحبا! امید ہے نیند اچھی آئی ہو گی۔" وہ پول سے کچھ فاصلے پر اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"تہجد کیا ہے عمار؟" وہ سامنے لگے سبز درختوں کو دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی جیسے عمار کی بات سنی ہی نہ ہو۔

اسے حیرت ہوئی لیکن جب وہ اس کی جانب دیکھنے لگی تو عمار نے گردن سیدھی کر کے کہنا شروع کیا۔

"تہجّد عبادت ہے، تہجّد ملاقات کا وقت ہے، تہجّد سکون ہے، تہجّد زندہ رہنے کی وجہ ہے، تہجّد امید ہے، تہجّد ایسے ہے جیسے تپتے صحرا میں ٹھنڈا' میٹھا اور شفاف پانی ہو۔ آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟" وہ فلو میں بتاتے ہوئے ٹھہرا۔

آخر وہ کیوں پوچھے گی؟

www.novelsclubb.com

”مجھے بھی تہجد پڑھنی ہے۔“ وہ بڑے آرام سے کہہ رہی تھی لیکن وہ جی بھر کر حیران ہوا

۔

بھلا تہجّد کوئی عام کتاب ہے جو اسے بھی پڑھنی ہے؟

”سب خیریت تو ہے ماریہ وکٹوریہ؟ یہ اچانک سے ہماری سب سے پسندیدہ نماز بلکہ

عبادت کا آپ کو کیسے پتہ چل گیا اور آپ سیدھے سیدھے اسے پڑھنے کی ہی ضد کرنے لگی

ہیں؟“

”تم لوگوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ واقعی تہجد سے وہ سب ملتا ہے جو تم لوگوں نے چاہا ہو گا‘ وہ

جو کبھی خدا سے مانگا ہو گا۔ میں بھی خدا سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں۔“ وہ اچھنبے سے اسے دیکھ

رہا تھا۔ کیا وہ مسلمان ہونے کی بات کر رہی تھی؟

”اس کے لیے تو مسلمان ہونا پڑے گا۔“

www.novelsclubb.com

"تم کیا مانگتے ہو تہجد میں؟" اس کا اشتیاق دیکھنے لائق تھا۔

"ہم تہجد میں دنیا نہیں مانگتے ماریہ خانم! ہم جنت مانگتے ہیں۔ وہ جگہ جہاں کوئی تنگ کرنے کو نہ ہو گا۔ وہاں اللہ سے کلام ہو گا۔ اپنوں کا ساتھ ہو گا اور جانتی ہیں یہ سب کیسے ملتا ہے؟"

"لا۔" اس نے بے اختیار کہا۔

"صبر سے۔"

"صبر کیا ہوتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"انگریزی میں اسے patience کہتے ہیں لیکن سوچنے کی بات ہے کہ صبر کے اصل معنی ہوتے کیا ہیں؟" وہ واقعی سوچ میں پڑ گیا۔

”صبر کے معنی ہیں کسی خوشی، مُصیبت، غم اور پریشانی وغیرہ کے وقت میں خود کو قابو میں رکھنا یعنی کوئی extreme reaction نہ دینا کہ اللہ ناراض ہو جائے۔ ہم مانتے ہیں کہ یہ تکالیف اور مصیبتیں ہمیں اللہ کی جانب سے کچھ سکھانے کو دی جاتی ہیں۔ وطن میں تنگی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دیکھی تھی ماریہ خانم۔ ہم کیا چیز ہیں؟“

وہ کہتے کہتے خاموش ہو گیا جیسے خود کا موازنہ کسی عظیم ہستی سے کر کے غلط کیا ہو۔

عمار کی باتیں اس کے سر کے اوپر سے گزر رہی تھیں۔

”بہر حال صبح کا ناشتہ جلدی کر کے ہم نکلیں گے تاکہ دوپہر کا کھانا جازمہ کے گھر کر سکیں۔ آخر کو ادلب بھی جانا ہے۔ آپ کو مسئلہ تو نہیں ہے؟“

www.novelsclubb.com

”جازمہ کو کب سے جانتے ہو؟“ اس نے بھی بات بدل دی۔ مذہبی باتیں اس کے لیے ہمیشہ سے پیچیدہ رہی تھیں۔

”یہی کوئی دو سال سے۔“ اس نے شانے اچکا کر بتایا۔

”اتفاقیہ ملتے ہو یا اکثر ملتے رہتے ہو؟“

”میرا ادلب والی سائیڈ پر آنا جانا کم ہی ہے اسی لیے زیادہ ملاقات نہیں ہوتی۔ البتہ آدم سے بہت جان پہچان ہے اس کی اور ویسے آپ کو رات اس کے ساتھ چلے جانا چاہیے تھا۔ میرے خیال سے اس کے پاس آپ کے لئے بہترین انتظام موجود ہونا تھا۔“ وہ جیسے کسی خبر پر تبصرہ کر رہا تھا۔

”جیسا کہ؟“

www.novelsclubb.com

”شراب، حقہ، شیشہ وغیرہ۔“ وہ ماربل پر جا گر کی نوک مسل رہا تھا۔

وہ ہنس دی جیسے پتہ نہیں کیا سمجھ رہی تھی۔

"اسی وجہ سے وہ مجھے کچھ عجیب سی لگی تھی یعنی وہ لبرل مسلم ہے، گڈ انف! لیکن تمہیں بتاتی چلوں کہ میں نے زندگی میں کبھی کوئی حقہ یا شیشہ نہیں پیا اور ہمارے ہاں شراب کی خالص اقسام ملتی ہیں اور مجھے پسند ہیں لیکن ضرورت سے زیادہ وہ بھی نہیں پیتی۔" وہ جیسے صفائی پیش رہی تھی جس میں عمار بن یوسف کو رتی برابر بھی دلچسپی نہیں تھی۔

(جازمہ ہومس میں ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ میں رہتی ہے اور وہ عراقی ہے۔) عمار کو صرف اتنا معلوم تھا۔

"اس کا مطلب آپ کھانے کے لیے تیار ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"نعم! بالکل تیار ہوں۔ سیریا کے ایک خطرناک شہر میں آج میری پہلی دعوت ہے' میں تو جم کر کھاؤں گی۔ وش می لک۔" پانی سے پیر نکالتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میری دعا ہے آپ کے اگلے پانچ دن یہاں آسانی سے گزر جائیں۔" وہ فکر مند تھا۔

"شکریہ عمار! میری دعا ہے تمہاری بہن بہت جلد ٹھیک ہو جائے۔" وہ احسان مند تھی۔

"کاش یہ دعا میرے حق میں قبول ہو جائے۔" وہ اداس بھی تھا۔

"کیا میرے روس چلو گے؟ روسی باشندے کھلے دل سے تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔"

وہ پرامید بھی تھی۔

وہ ہنوز پانی کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"کبھی خواب میں بھی ایسامت سوچئے گا' مس جرنلسٹ۔" وہ وارننگ دے رہا تھا۔

"میں نے سوچا نہیں تھا بس ایسے ہی کہہ دیا۔ خیر جب بھی روس آنے کا ارادہ کرو تو مجھے

www.novelsclubb.com

ضرور بتانا۔ میں تمہیں روسیوں کی مہمان نوازی سے متعارف کرواؤں گی۔" وارننگ

ریسیو کرلی گئی تھی۔

وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر ہوٹل کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ وہ گردن موڑے

اسے جاتے دیکھتا رہا حتیٰ کہ وہ اندر چلی گئی۔

****

مجھے ڈر لگتا ہے لوگوں سے

ان کے قریب آنے سے، اچانک چھوڑ جانے سے

بہت سخت لہجوں سے اور نرم مزاجوں سے

جان بن جانے سے، انجان ہو جانے سے

www.novelsclubb.com

بہت خاص ہونے سے اور بے حد عام ہو جانے سے

مجھے ڈر لگتا ہے لوگوں سے

وہ ادلب کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں واقع گھر کا منظر تھا۔لو نگ روم میں ایرانی طرز کے قالین اور دیواروں کے ساتھ کشن بچھا کر گھر کو قابل نظر رکھا گیا تھا۔درمیان میں دستر خوان سجایا گیا تھا جس پر کئی مقامی کھانوں کو چنا گیا تھا۔

آج ادلب میں بارش برس رہی تھی۔ماحول بے حد ٹھنڈا تھا۔

وہ جازمہ افروزہ اور اس کے والدین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ان کا اس کھانے کے لیے وہ بارہا شکریہ ادا کر چکی تھی کیونکہ اس کرائسز کے دوران اتنا اچھا کھانا مہمان کو کھلانا اس کے بڑے پن کی نشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے لگا تھا جازمہ ہومس یا ہما میں ہی کہیں رہتی ہو گی تو وہ اس شہر کی چند ایک جگہیں مزید دیکھ لے گی لیکن عمار نے راستے میں اسے بتایا کہ وہ ناشتہ کر کے تقریباً دو ڈھائی گھنٹے میں ادلب پہنچ جائیں گے۔

وہ ادلب آگئی تھی اور اب اسے اندر ہی اندر ایک ڈر سا لگنے لگا تھا کہ ادلب کے بارے میں صبح ہی وہ ایک خبر پڑھ رہی تھی کہ وہاں کل امریکی اور روسی افواج کا سامنا ہوا ہے جس کا فائدہ کسی دہشت گرد تنظیم نے اٹھایا ہے۔ادلب شہر کے چند علاقے اس وقت بھی حالت جنگ میں تھے۔وہاں باغی نہیں تھے لیکن دہشت گردوں کے کئی گروپ ایکٹو تھے۔

اس کا دل کیا کہ اپنے ایڈونچر پر لعنت بھیجے اور واپس دمشق،الی پو والی سائیڈ چلی جائی یا ان علاقوں میں گھوم لے جو بشار الاسد کی حکومت کے پاس تھے۔کم از کم وہ وہاں محفوظ تو تھی لیکن ادلب ؟

وہ واقعی ڈر رہی تھی۔لیکن۔۔۔لیکن۔۔۔لیکن ! واپس پیچھے دیکھنا تو اس نے سیکھا ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک مرتبہ ارادہ کر کے اسی پر ٹکنے والی عورت تھی اور وہ واپس نہیں جائے گی۔اس نے سوچ لیا تھا۔اس نے پختہ ارادہ کر لیا تھا۔اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

''آپ ٹھیک ہیں؟''عمار نے اسے سوچوں میں غلطاں دیکھا تو آہستہ سے پوچھا۔

''سوچ رہی ہوں تم لوگوں کے یہ احسان کیسے اتاروں گی۔میرے لیے اتنا سب کچھ بنانے کی کیا ضرورت تھی؟''وہ بات بدل کر ذرا خوشگوار لہجے میں بولی۔

اپنی ان سیکیورٹی کسی کے سامنے ظاہر نہ ہونے دینا بھی ایک آرٹ تھا اور خوش قسمتی سے وہ آرٹسٹ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا رہی تھی۔ایک دم خالص مسکراہٹ!

عمار نے گہرا سانس لیا کیونکہ وہ کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔

وہ چاہتا تھا کہ ماریہ کل کی خبروں کے پیشِ نظر خود ہی مزید آگے جانے سے منع کر دے

لیکن اسے معلوم تھا یہ جرنلسٹ اور میڈیا والے ذرا الٹی کھوپڑی والے انسان ہوتے ہیں۔

انھیں خطرات پسند ہوتے ہیں۔ جنگوں کی نیوز ان کے لیے سب سے بڑا ہتھیار ہوتی ہیں۔

اسی لیے اپنی خبر کو اور اپنے آپ کو منوانے کے لیے یہ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں۔ یقیناً

ادلب پہنچتے ہی ماریہ اپنے سامان سے وہ آلات نکالے گی جس سے وہ کوئی واقعہ یا خبر ریکارڈ

کر سکے اور وہاں جا کر وہ اسے بتائے گی کہ اس نے عمار بن یوسف کو ایک مرتبہ پھر سے

دھوکہ دیا ہے اور وہ اپنا سا منہ لے کر رہ جائے۔ اسی لیے اسے روسی پسند نہیں تھے۔

خیر اسے کیا وہ جو مرضی کرے؟ عمار کو اس غیر مسلم عورت کی اتنی فکر نہیں کرنی چاہیے۔

آدم، ماریہ کو جواب دے رہا تھا۔

''اگر آپ ہمیں اپنے ملک جانے کے بعد بھی یاد رکھیں گی تو سمجھیں آپ نے ان سب احسانوں کا بدلہ چکا دیا ہے۔''

جازمہ البتہ خاموش تھی اور ماریہ نے ایک مرتبہ بھی اسے اپنے ماں باپ سے گفتگو کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ جازمہ نے سر پر ایرانی طرز کا رومال سا باندھ رکھا تھا۔ اس کے والدین مذہبی نظر آتے تھے اور جازمہ ان سے بھی زیادہ مذہبی۔ عمار کی صبح والی بات اسے بے تکی ہی محسوس ہوئی۔

کھانے کے بعد جازمہ قہوہ لانے کا کہہ کر کچھ دیر پہلے ہی کچن میں گئی تھی۔ اسے وہاں بیٹھے بیٹھے تجسس ہو رہا تھا کہ وہ واپس کیوں نہیں آ رہی؟ وہ آہستہ آواز میں سب کو جازمہ کی مدد کرنے کا کہہ کر کچن کی جانب چلی آئی۔ کچن کے دروازے پر ایک ہرے رنگ کا پردہ گرا ہوا تھا۔ وہ اسے سرکا کر ہلکا سا اندر جھانک کر دیکھنے لگی۔ وہ شیلف کے قریب ہی ایک میز

www.novelsclubb.com

کے سامنے کرسی رکھے لیپ ٹاپ پر کوئی کام کر رہی تھی۔ ماریہ بے حد حیران ہوئی۔ ایک نظر لونگ روم میں دستر خوان پر بیٹھے لوگوں پر ڈالی جن کے لیے وہ قہوہ لانے والی تھی اور پھر اندر چلی آئی۔

اس سے پہلے کہ وہ دیکھتی کہ جازمہ افروزہ کیا کام کر رہی ہے اس کو اندر آتا دیکھ کر اس نے لیپ ٹاپ سکرین کو جلدی سے بند کیا اور اس کے ساتھ موجود ڈیوائس (جو ماریہ وکٹوریہ نہیں دیکھ سکی تھی) پر ایک کپڑا رکھ دیا۔

"آپ یہاں؟" اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ وہ بوکھلا کر پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا شاید تمہیں کسی مدد کی ضرورت ہو گی۔ تم کیا کر رہی تھیں؟" وہ اس کے چہرے پر آتے کئی رنگوں کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"میں ایک غیر ملکی یونیورسٹی میں آن لائن پڑھتی ہوں۔ بس اسی کا کوئی کام کر رہی تھی۔ آپ بیٹھے میں قہوہ لاتی ہوں۔" ماریہ نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک نظر لیپ ٹاپ کے ساتھ پڑے کپڑے کو غور سے دیکھا۔ وہ کیا چھپا رہی تھی؟

اف ماریہ وکٹوریہ اف! تم ایک سیرین لڑکی پر شک کر رہی ہو جس نے خلوص سے تمہیں کھانے پر بلایا ہے' کچھ تو عقل کرو۔ وہ خود کو کوستی کچن سے باہر آ گئی۔

عمار اسی کی جانب دیکھ رہا تھا کہ آخر وہ کر کیا رہی ہے اور اس کا دماغ اس وقت یہی کہہ رہا تھا کہ وہ اپنا فون تلاش کر رہی ہے جو یقیناً جازمہ لے کر گئی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا

www.novelsclubb.com

جازمہ کو ماریہ کے فون کی ضرورت کیوں پڑ گئی؟

اب اگر وہ ماریہ کو بتاتا ہے کہ اس کا فون واقعی جازمہ کے پاس ہے تو یقیناً یہاں آکورڈ سی سچویشن بن سکتی تھی سو اس نے خاموشی سے دونوں کی کاروائی ملاحظہ کرنا ضروری سمجھا۔

ماریہ اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی لیکن وہ کچھ الجھی ہوئی سی تھی۔

"کیا شامی لڑکی نے مدد لینے سے انکار کر دیا۔" وہ ہلکے پھلکے سے انداز میں پوچھ رہا تھا۔

"مجھے وہ ٹھیک نہیں لگ رہی۔" اس نے انگریزی میں کہا۔

"مجھے تو آپ بھی ٹھیک نہیں لگتیں۔"

"اف ہو کبھی تو انسانوں کی طرح بات کر لیا کرو۔ تمہاری وہ سیرین بہن کچھ۔۔۔"

"بہن نہیں ہے وہ میری۔" وہ فوراً سے ٹوک کر بولا۔

"کیا اب مسلمان، مسلمان بھی بہن بھائی نہیں ہو سکتے؟" وہ جل کر رہ گئی۔

"ہوتے ہونگے لیکن مجھے تو وہ بھی مسلمان نہیں لگتی"۔ وہ بڑے آرام سے کہہ رہا تھا۔

"ایک تو تم ناجانے کیوں ہمیشہ ہری مرچیں چبائے رکھتے ہو؟" وہ بدمزہ ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"خیر آپ کچھ کہہ رہی تھیں جازمہ کے بارے میں۔" عمار بن یوسف نے اسے یاد دلایا۔

"وہ کسی کام میں بزی ہے جیسے کوئی۔۔۔" اس کی بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔

"قہوہ بن گیا۔ لیٹ آنے کے لیے میں مہمانوں سے معذرت خواہ ہوں۔" جازمہ ہاتھ

میں ٹرے پکڑے باہر موجود تھی۔ وہ مسکرا رہی تھی۔

ماریہ گہرا سانس لے کر خشمگیں سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگی۔

"اس ٹھنڈ میں لیٹ قہوہ لانے کے لیے تمہیں دس کوڑے پڑنے چاہیے جازمہ افروزہ۔"

آدم اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹرے میں سے کپ اٹھا کر سب کے سامنے رکھنے لگا۔ سب

www.novelsclubb.com

کے سامنے کپ رکھ چکنے کے بعد وہ عمار کے پاس بیٹھ گیا۔

"ایک منٹ۔۔۔قہوے سے پہلے ایک سیلفی لے لوں۔نیٹ ورک ملتے ہی پوسٹ کردوں گی،کیپشن دونگی۔۔۔شکرا آسیریا۔" وہ کہتے ہوئے اپنا فون تلاش کرنے لگی۔

عمار نے بروقت جازمہ کی جانب دیکھا۔وہ اپنے کرتے کی جیب سے فون نکال کر اپنے پیچھے موجود شیلف پر رکھ رہی تھی جہاں چند ایک گلدان اور فریم پڑے ہوئے تھے۔

"عمار ذرا مس کال دینا۔" وہ پریشان نظر آنے لگی تھی۔

عمار ہنوز جازمہ کو دیکھ رہا تھا جو اب بہت آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے فون نکال کر ماریہ کے نمبر پر مس کال بھی دے دی جب اس کا شیلف پر رکھا فون بجا تو سب چونکے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ آتے ہوئے شاید یہاں رکھ دیا تھا۔" وہ خود ہی اٹھ کر اپنے فون تک گئی اور اسے اٹھا لیا۔کال اٹھا کر اس نے فون کان سے لگایا اور کہا۔

''شکریہ عمار بن یوسف!''اور فون بند کر دیا۔

اس کی اس حرکت پر عمار کے علاوہ سب مسکرانے لگے۔وہ جانتی تھی بلاوجہ مسکرانا عمار کو شرمندہ کر دیتا تھا اسی لیے اس نے برا نہیں منایا۔

اپنی جگہ واپس آکر اس نے ان سب کے ساتھ ایک یادگار تصویر کھینچی۔شاید پہلی اور آخری!

کچھ ہی دیر میں سب نے قہوہ پی لیا تھا۔باہر بارش کی وجہ سے وہ ابھی نہیں نکل سکتے تھے اسی لیے آگے پیچھے کی باتیں کرنے لگے۔

www.novelsclubb.com

جازمہ کے والدین کہیں باہر چلے گئے تھے۔

وہ بور ہونے لگی تو ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی۔

سیرین چینل پر پتہ نہیں کتنے سال پرانے سیرین ڈرامے چل رہے تھے جب سیریا ایک ہنستا بستا ملک ہوا کرتا تھا۔ خبروں کے چینلز پر بھی آج کے سیریا کے حالات کچھ اچھے نہیں چل رہے تھے۔ اس وقت لونگ روم میں وہ اور آدم تھے۔ عمار اور جازمہ شاید کچن میں تھے۔

گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

اس نے آدم کی جانب دیکھا جو اپنا فون وہیں رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

وہ بور ہو رہی تھی سو اٹھ کر کچن کی جانب چلی آئی کہ عمار اور جازمہ سے چند باتیں ہی کر لے۔ بارش رک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"واللہ اگر اسے کچھ ہوا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" عمار کی سخت آواز اس کے کانوں پر پڑی۔

وہ ابھی پردے کے پیچھے ہی تھی۔

لونگ روم اب خالی تھا۔

دروازے پر نا جانے کون تھا؟

آدم ابھی واپس نہیں آیا تھا۔

"بس کر جاؤ عمار' میرے کان کھانا بند کرواور اپنی اس آوارہ دوست کو لے بھی جاؤ۔ ایک کام کہا تھا، صرف ایک کام اور وہ بھی نہیں ہوا تم سے۔" جازمہ کی بیزار سی آواز پر اس نے پردہ سرکایا۔ وہ دونوں بے حد ہلکی آواز میں جھگڑ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سامنے کا منظر واضح ہوا تو وہ چونکی۔

دروازے کی سیدھ میں ایک شیشہ لگا ہوا تھا۔ بالکل اس کے قد کے برابر!

''میں نے تمہیں بتادیا تھا کہ تمہارے کام کا انداز مجھے پسند نہیں اور میں اس میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔'' عمار نے اسے نہیں دیکھا تھا۔

وہ جہاں تھی پتھر کی ہو گئی تھی۔

پردہ اب سارا ایک آواز کے ساتھ پیچھے کر لیا تھا۔

شیشے میں گویا اسے اپنی موت نظر آرہی تھی۔

ایک نظر اس نے عمار کو دیکھا۔

وہ بھی پلٹا اور شاکی نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کا سر نفی میں ہلتا چلا گیا۔

اس کی نظروں میں بے حد شکوہ تھا۔

اس نے عمار سے دھوکہ کھایا تھا۔

عمار نے گویا وضاحت کے لیے لب کھولے تھے۔

وہ اسے دیکھتی رہی اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ کھڑے کر لیے تھے۔

اسے ہاتھ اوپر کرتے دیکھ کر عمار بن یوسف کا سانس رک گیا تھا۔

"تم نے کسے بلایا ہے؟" وہ کاٹ دار لہجے میں جازمہ سے پوچھ رہا تھا۔ جازمہ جواب نہیں دے پائی تھی کہ ارد گرد گولیوں کی بوچھار ہونے لگی تھی۔ یہ ان امن دشمنوں کا پسندیدہ کام تھا کہ لوگوں کے گھر تباہ کریں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں نیچے جھکے لیکن وہ وہیں کھڑی رہی۔

دھوکہ کھا جانے کا احساس کتنا جان لیوا ہوتا ہے ماریہ وکٹوریہ کو آج معلوم ہوا تھا۔

اس کے ہاتھ ویسے ہی اوپر تھے جیسے یرغمالی بن جانے والے کے ہوتے ہیں۔

دھوکہ کھا جانے والے کے ہوتے ہیں۔

کسی بے قصور کے ہوتے ہیں۔

"ماریہ۔۔۔" وہ آگے بڑھا کہ کسی نے ماریہ کے سر پر کالا کپڑا پہنا دیا۔

ہاتھوں میں کلاشنکوف تھامے' چہرہ کالے رومال سے اچھی طرح ڈھکے' بھاری لباس اور

بلٹ پروف جیکٹ پہنے وہ اس تنظیم والوں کو جانتا تھا۔

"تم لوگوں نے اچھا کام کیا۔" یہ خالص اور قدیم سیریائی زبان میں کہا گیا تھا اور وہ اس

زبان کے بولنے والوں کو بھی جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم لوگ۔۔۔ تم لوگ اسے نہیں لے جا سکتے۔" وہ آگے بڑھا اور کچن کے دروازے کے پاس کھڑا ہو کر چیخا۔

"عمار بن یوسف! صرف تمہاری بدولت ہمارا کام اتنا آسان ہوا ہے۔ نحن ممتنون لک۔ (ہم تمہارے احسان مند ہیں)" وہ ماریہ کو لے جا رہے تھے۔

وہ جانتا تھا کہ وہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ انھیں روکنے کا مطلب تھا یہاں موجود پانچ سیرین باشندوں کو اپنے سامنے قتل ہوتا دیکھنا اور یقیناً یہ گھاٹے کا سودا تھا۔

عمار کے جسم میں گویا کانٹے اگ آئے تھے۔ یہ اس نے کیا کیا تھا؟

www.novelsclubb.com

وہ اسے ادلب لایا تھا۔ وہ چاہتا تو اسے روک سکتا تھا لیکن اس نے ماریہ کو یہاں آنے سے نہیں روکا۔ یہ کیا غضب ہو گیا تھا؟

وہ لوگ جس خاموشی سے آئے تھی اسی خاموشی سے چلتے بنے۔

"عمار کچھ کرو، وہ ہماری مہمان ہیں۔" آدم سب سے پہلے ہوش میں آیا تھا۔ وہ ماریہ کو ایسے جاتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ عمار بن یوسف اسے روک سکتا تھا۔ وہ ان لوگوں کو بھی روک سکتا تھا۔

"کیوں منجری کروائی تم نے ماریہ خانم کی؟" اس کی سرد آواز سارے کچن میں صور کی طرح پھونکی گئی تھی۔

گھر خالی ہو گیا تو وہ جازمہ کی جانب آیا جو کچن کی کھڑکی میں کھڑی ان لوگوں کو ماریہ کو لے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آدم ان کے پیچھے گیا تھا۔

''اس کے بدلے میرے بھائی کو رہائی ملے گی، میں کیونکر اپنے بھائی کا سودا ایک روسی عورت کے عوض طے نہ کروں سید عمار بن یوسف؟'' وہ بے خوف تھی۔ بالکل سیرین باشندوں کی طرح!

''تم۔۔۔ تمہیں اللہ پوچھے جازمہ افروزہ۔۔۔ تمہیں اللہ پوچھے۔'' وہ اپنے بالوں کو دونوں ہاتھوں کی گرفت میں لیے گویا نوچ ڈالنا چاہتا تھا۔ وہ ایسا نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ یہ سب بہت غلط وقت پر غلط طریقے سے ہوا تھا۔

''وہ بے قصور تھی۔ وہ۔۔۔ وہ عورت بے گناہ تھی جازمہ افروزہ۔ تم۔۔۔ تمہیں مر جانا چاہیے۔ تم انسان نہیں ہو۔ تم شامی نہیں ہو۔ تم۔۔۔ ان لوگوں میں سے ہو جنھوں نے میرے ملک کو تباہ کیا۔ تم مر جاؤ خدا کے لئے مر جاؤ۔'' آدم باہر سے بھاگتا ہوا جلدی سے اس تک آیا۔

www.novelsclubb.com

"عمار! میرے بھائی سنبھالو خود کو۔ یہ وقت لڑنے کا نہیں ہے۔ ہمیں ماریہ کو کچھ بھی کر کے واپس لانا ہے۔ اگر یہاں انھیں کچھ ہو گیا تو اد لب پر قیامت ٹوٹ جائے گی۔ اٹھو ہمت کرو۔" آدم اس سے کہہ رہا تھا اور اسے اپنے دل کی دھڑکن کانوں میں محسوس ہو رہی تھی۔

وہ ماریہ وکٹوریہ کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔ وہ اسے واپس لائے گا۔ ابھی تو اسے سیریا میں تیسرا دن تھا اور وہ اغواء کر لی گئی تھی۔ ماریہ کو کچھ نہیں ہو گا۔ وہ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا۔

www.novelsclubb.com

قہر آلود نگاہ جازمہ افروزہ پر ڈال کر وہ آدم کی جانب پلٹا۔

"تاجدین اس گھر میں مجھے واپس نظر آیا تو واللہ اس کا قتل میرے ہاتھوں واجب ہو گا۔"

کہہ کر وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

''تم ایک روسی عورت کے عشق میں گرفتار ہو کر میرے بھائی کو اتنی بڑی سزا نہیں سنا سکتے۔'' عمار کی گردن کی رگیں واضح ہونے لگیں۔

اس نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لیں۔ سرخ چہرہ لیے وہ دروازے سے پلٹا تھا۔

''آج تم نے کسی مرد پر پہلی اور آخری مرتبہ تہمت لگائی ہے جازمہ خاتون! اگلی مرتبہ یہ الفاظ نکالنے سے پہلے یاد رکھنا کہ تمہاری زبان تمہارے ہاتھ پر ہو گی۔ آج کے بعد مجھے غلطی سے بھی نظر مت آنا۔ میں ہر کسی کو معاف نہیں کیا کرتا۔''

وہ گہرا سانس لے کر آدم کی جانب پلٹا۔

www.novelsclubb.com

''دعنانذھب۔ (چلو)'' وہ گھر کی حدود سے باہر نکل گیا۔

’’تم نے بہت غلط کیا ہے جازمہ! اب عمار سے خدا ہی تمہیں بچائے تو معلوم نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ روپوش ہو جاؤ کیونکہ وہ لوگ ماریہ وکٹوریہ کو واپس کسی صورت نہیں کریں گے۔‘‘آدم نے بھی جاتے جاتے اسے نصیحت کی تھی جسے اس نے ہونہہ میں اڑا دیا۔

بھاڑ میں جائے یہ روسی عورت!

****

خود بہ خود چھوڑ گئے ہیں تو چلو ٹھیک ہوا

اتنے احباب کہاں ہم سے سنبھالے جاتے

ہم بھی غالب کی طرح کوچۂ جاناں سے محسن

نہ نکلتے تو کسی روز نکالے جاتے

www.novelsclubb.com

فضا ابھی بھی سرد اور ٹھنڈی تھی۔ وقفے وقفے سے ہوتی بارش ابھی تھم چکی تھی۔

وہ اس وقت کلاک اسکوائر کے سامنے موجود ایک چائے کے ڈھابے پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اسکوائر اس وقت لوگوں سے بھرا پڑا تھا۔ ملک کے حالات جو بھی ہو جائیں وہاں کے لوگوں کے روزمرہ میں زیادہ فرق نہیں آتا تھا۔ وہ ادلب کا بھرا ہوا بازار تھا اور وہاں کے لوگ اس بازار کی جان تھے۔

"تم ایک روسی عورت کے عشق میں گرفتار ہو کر میرے بھائی کو اتنی بڑی سزا نہیں سنا سکتے۔" سامنے چائے کا کپ رکھا ہوا تھا جسے دیکھتے ہوئے وہ دن سے ایک ہی احمقانہ بات پر بار بار سوچے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شام گہری ہو چکی تھی اور وہ ابھی تک ماریہ کو ڈھونڈنے کے لیے کوئی حکمتِ عملی نہیں بنا پایا تھا۔ اسے یقیناً حکومت کی مدد درکار تھی کیونکہ روسیوں اور تین چار جہادی گروپوں کا مقابلہ اکیلے نہیں کر سکتا تھا۔

اسے قریب کی قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ اس چاپ کو پہچانتا تھا۔ وہ سلطان آدم بن اترش تھا جو یقیناً اپنے ساتھ کسی کو لایا تھا۔

''بیٹھو۔'' اس نے سنجیدگی سے بغیر گردن موڑے کہا۔

''عمار، کمشنر آیا ہے۔'' آدم نے دانت پیس کر کہا۔

www.novelsclubb.com

''اب کیا قدموں میں پلکیں بچھاؤں؟ کہا ہے ناں بیٹھو۔'' وہ کھڑے ہو کر بد لحاظی سے بولا۔

"ابھی چھوٹا ہے سر۔" آدم نے کمشنر کو وضاحت دیتے ہوئے بیٹھنے کی پیشکش کی۔

کمشنر غیر آرام دہ سا ہو کر ایک بینچ پر ٹک گیا۔

"مجھے ماریہ وکٹوریہ ان جہادیوں سے ہر قیمت پر واپس چاہیے ورنہ یہاں ایسا طوفان مچے گا کہ اس مرتبہ کوئی کچھ نہیں کر سکے گا۔ تھوڑا سا قائم ہوا امن اس مرتبہ بیرونی قوتیں نہیں بلکہ میں خراب کروں گا۔" وہ واپس بیٹھتے ہوئے سید ھا مدعے پر آیا۔

کمشنر کو اس کے کہے پر رتی برابر شک نہیں تھا۔

"ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں عمار۔ روس کا بھی پریشر آرہا ہے۔ ہم کوئی مذاکرات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں صرف تمہیں یہ سمجھانے آیا ہوں کہ جلد بازی میں کوئی قدم مت اٹھانا ورنہ خطرہ صرف ایک روسی عورت کو نہیں' ادلب کے بہت سے گھروں کو ہو سکتا ہے۔" وہ درمیانے قد والا بوڑھا عربی کمشنر اسے سمجھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم لوگوں میں مذاکرات کرنے کے اتنے ہی گٹس ہوتے تواب تک میر املک خانہ جنگی سے نکل چکا ہوتا کمشنر! مجھے زبان دو کہ ماریہ وکٹوریہ کو کچھ نہیں ہوگا بدلے میں' میں زبان دیتا ہوں اس مرتبہ باغی کچھ نہیں کریں گے۔ نہ مزید فوجیوں کو ماریں گے اور نہ ہی کلسٹر بموں اور روسی ایئر سٹرائیک کا بدلہ لیں گے۔ کہو منظور ہے؟" اس نے کہہ کر قہوے کا کپ ایک ہی گھونٹ میں خالی کر دیا۔

کمشنر اس نوجوان کو دیکھ کر رہ گیا جس کی آنکھوں میں کسی چیز کا خوف نہیں تھا۔

"میں اوپر بات کرتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"سوچنے کے لیے صرف ایک منٹ ہے ورنہ اوپر والوں کا جینا کیسے حرام کرنا ہے میرے دوست جانتے ہیں۔" وہ گویا دھمکی دے رہا تھا۔

وہ کوئی کم عمر جوان نہیں نظر آتا تھا۔ وہ ایک پختہ سوچ والا ذہین شخص نظر آتا تھا۔ جس کی زبان اس کا ہتھیار تھی۔

کمشنر اس ایکٹوسٹ کو جانتا تھا کہ وہ کس قسم کی بدامنی پھیلا سکتا ہے۔ غالباً ایک سال پہلے ہی اس کے ایک انٹرویو پر جب اسے حکومتی اداروں کی جانب سے پکڑ کر مارا گیا تھا تو کئی شہروں میں لوگوں کی جانب سے توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔ حکومت کو اسے چھوڑنا پڑا کیونکہ ملک میں امن قائم رکھنا بہت ضروری تھا۔ سیریا میں حکومت کے خلاف پبلک میں رائے دینا ممنوع تھا۔ ایسے لوگوں کے لیے خاص جیلیں ہوا کرتی تھیں جو حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکاتے تھے۔

www.novelsclubb.com

کمشنر اسے فی الحال نہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ لڑکا بریڈ اور سرکس پر ٹرخائے جانے والا نہیں تھا۔ وہ اور اس کے نوجوان ساتھی گویا سیریا کے لیے چے گویرا اور اس کے ساتھی جیسے تھے۔ وہ اپنا اصل مقصد جانتے تھے۔

(بریڈ اور سرکس، رومیوں کی مشہور ٹیکنیک تھی لوگوں کو اصل مقصد سے ہٹانے کے لیے۔ ان کا ماننا تھا کہ انسانوں کو کھانا کھانے کو اور تماشہ دیکھنے کو ملتا رہے تو وہ اپنے ساتھ ہوئی ناانصافیاں بھول جاتے ہیں۔)

کمشنر کی خاموشی میں ہی اس کی ہاں تھی۔ عمار بن یوسف سمجھ کر اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت وہ مسجد میں نماز پڑھنے جانا چاہتا تھا اور اسے نہیں معلوم تھا کہ قریب ترین مسجد کونسی ہے۔

"آدم! سعد بن ابی وقاص جامعہ (مسجد) کہاں ہے؟"

"وہاں کیوں جانا ہے؟"

"مغرب نکل رہی ہے اگر تمہیں یاد ہو تو۔"

"وہاں جانے تک عشاء بھی نکل جائے گی۔ تم ایسا کرو' یہ دو گلیاں پیچھے جامعہ Aloqraei ہے وہاں پہنچو میں کمشنر کو چھوڑ کر آیا۔" وہ اثبات میں سر ہلاتا' جیکٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتا وہاں سے آگے بڑھ گیا۔

"یہ اپنے انہیں کارناموں کی بدولت جلد جنت میں جائے گا' لکھوالو۔" کمشنر نے اٹھتے ہوئے تبصرہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ تو پھر جنت میں جائے گا، آپ جیسے لوگ کہاں جائیں گے؟" آدم نے بھی صاف گوئی کا مظاہرہ کر ڈالا۔

”مجھے مت سکھاؤ۔“آدم خاموش رہا۔

بے وقوف سے بحث کرنے والا خود بے وقوف ہوتا ہے۔اس کے بر عکس خاموشی عبادت تھی سو اس نے عبادت کو بہتر جانا۔وہ باقی کا راستہ خاموش رہا۔

****

یہ عمر بھر کی مسافت ہے،دل بڑا رکھنا

کہ لوگ ملتے بچھڑتے رہیں گے رستے میں

اگلی صبح نا جانے کیا وقت تھا جب اس کی آنکھ کھلی۔ارد گرد دیکھا تو سب ٹھیک تھا۔کہیں بمباری یا گولیاں نہیں چل رہی تھیں۔اس نے چند سیکنڈ آنکھیں بند کیں اور تین گہرے سانس لیے۔تیزی سے دھڑکتی دھڑکن نارمل ہوتی گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ جامعہ Aloqraei کے صحن میں ہی سو گیا تھا۔آدم نے بھی اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا تھا بس ایک کمبل اس پر ڈال کر وہیں کہیں لیٹ گیا تھا۔اس نے کمبل ہٹایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔وہ بالکل چاق و چوبند نظر آتا تھا جیسے کبھی سویا ہی نہ ہو۔

جامعہ کے اندر کی جانب بڑھتے ہوئے اسے ماریہ وکٹوریہ یاد آئی۔وہ رک سا گیا۔

اس نے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ مسجد کے غار نما احاطے میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔

وہ جہاں تھا وہیں تھم گیا۔

وہ مسکرا رہی تھی۔

وہ ٹھیک تھی۔

اسے دیکھتے ہوئے وہ بھی مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ماریہ۔" وہ اس کی جانب بڑھا۔

اس کا سایہ غائب ہو گیا۔

عمار بن یوسف کے قدم وہیں جم گئے۔

اب اسے جاگتے میں ماریہ کے فلیش بیک بھی آنے لگے تھے۔

آہ یہ سب ٹھیک نہیں تھا۔

وہ تھکے ہوئے انداز میں اس غار نما مسجد کے اندر ہی اندر چلتا گیا۔ شامیوں کی یہ تاریخی غار نما مسجد بہت خوبصورت تھی اور افسوس جسے یہ سب دیکھنا تھا وہ وہاں نہیں تھی۔ اسے بے حد پشیمانی ہو رہی تھی۔ وہ وہاں اس کے لئے آئی تھی۔ صرف اس سے معافی مانگنے!

www.novelsclubb.com

وہ بے وقوف تھی یا پھر ایک انسانیت کا دل رکھنے والی عورت تھی؟ وہ اسے سمجھ نہیں سکا تھا۔اتنے خطرناک ملک میں کون ایسے منہ اٹھا کر اکیلا آجاتا ہے؟ ٹھیک ہے مان لیا کہ کچھ شہروں میں حالات بہتر ہیں اور غیر ملکیوں کو وہاں سیاحت کی اجازت ہے لیکن ادلب؟ کیا وہ نہیں جانتی تھی آدھے ادلب میں اگر امن ہے تو آدھا ادلب دہشت گردوں کے قبضے میں ہے؟

وہ ہر حرکت کا ذمہ دار اسے ہی ٹھہرانا چاہتا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ غلطی ماریہ سے نہیں اس سے ہوئی ہے۔وہ جازمہ افروزہ پر یقین کر کے پاگل بنا تھا۔وہ کیسے بھول گیا کہ جازمہ عراق سے آئے جہادیوں کے ساتھ وہاں آئی تھی۔کیا اس کی برین واشنگ اس انداز میں نہیں کی گئی ہو گی کہ اسلام کے علاوہ کوئی دین نہیں؟ کیا اسے ہر غیر مسلم سے نفرت کرنا نہیں سکھایا گیا ہو گا؟ وہ کیسے نہ سمجھ سکا؟

عمار کی سب سے بڑی خامی یہی تھی کہ وہ ہر عورت کو شامی عورت کی طرح معصوم سمجھتا تھا۔

وہ وضو کرتے ہوئے بے دھیانی میں اسی کے بارے میں سوچتا رہا۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو کیا وہ ادلب میں بدامنی پھیلائے گا؟ کیا ادلب میں قائم ہونے والا امن پھر سے برباد کرے گا؟ اس میں اور دہشت گردوں میں کیا فرق رہ جائے گا؟ کیا وہ اپنے لوگوں کو ایک غیر ملکی عورت کے لیے پھر سے عذاب میں ڈال سکے گا؟

ٹھیک ہے اس نے کمشنر کے سامنے دعویٰ کر لیا تھا لیکن وہ ایسا کبھی نہیں کر سکے گا۔ اس کے لوگوں نے بہت عرصے بعد پھر سے ہنسنا بولنا شروع کیا تھا۔ اس کے لوگ اس امن کے حقدار تھے۔ وہ اپنے لوگوں کے لیے مشکلات کا سبب نہیں بن سکتا تھا۔ ماریہ کا کیا تھا؟ اس

کی غلطی نہیں تھی۔ماریہ کو کم از کم اتنی احمقانہ حرکت نہیں کرنی چاہیے تھی۔اسے سیریا میں نہیں آنا چاہیے تھا۔

وہ اذان دینے کے لیے ممبر میں کھڑا ہو رہا تھا۔

وہ قبلہ رخ کھڑا ہو گیا اور دونوں کانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔اس نے اذان دینا شروع کی۔

اَللّٰہُ اَکبَرُ،اللّٰہُ اَکبَر،

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

وہ عمار بن یوسف سے معافی مانگنے آئی تھی،اللہ!

www.novelsclubb.com

اَللّٰہُ اَکبَرُ،اللّٰہُ اَکبَر،

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

عمار بن یوسف نے اسے معاف کیا‘اللہ!

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

کیا اب اسے صحیح سلامت واپس نہیں لوٹ جانا چاہیے‘اللہ؟

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اسی زندگی میں واپس جہاں کی وہ حقدار ہے، جہاں وہ رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

کیا میں آپ سے کچھ مانگ سکتا ہوں ' اللہ ؟

اَشْھَدُاَنَّ مُحَمَّدًارَّ سُوْلُ اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

میں آپ سے اس عورت کی سلامتی مانگتا ہوں ' اللہ !

اس نے گردن دائیں جانب موڑی۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

آؤ نماز کی طرف

اس کو اپنے حفظ وامان میں رکھنا ' اللہ !

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

آؤ نماز کی طرف

وہ اس ملک میں ہمارے پاس امانت تھی، ہم سے خیانت مت ہونے دینا' میرے اللہ!

اس نے گردن کا رخ بائیں جانب کیا۔

حَیّ عَلَی الفَلَاح

آؤ کامیابی کی طرف

ماریہ وکٹوریہ کا کوئی بال بھی بیکا نہ کر سکے' اللہ!

حَیّ عَلَی الفَلَاح

www.novelsclubb.com

آؤ کامیابی کی طرف

ایک مرتبہ' صرف ایک مرتبہ غیر مسلم کے لیے کی گئی میری یہ دعا قبول کر لیں' اللہ!

اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے

میں اپنے لوگوں کے خلاف نہیں لڑ سکتا، مجھ پر اس قدر بوجھ مت ڈالنا' میرے اللہ!

اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے

آپ جانتے ہیں میرے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ماریہ کے لیے کوئی غلط جذبہ نہیں ہے' اللہ!

www.novelsclubb.com

اَللہُ اَکبَرُ اللہُ اَکبَر

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

مجھے میری نظروں میں گرنے سے بچالے، مجھے عمار بن یوسف ہی رہنے دے' میرے

اللہ۔ایک شامی لڑکا!

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اور میری دعا آپ کے پاس امانت ہے' اللہ!

آپ اسے جلد قبول کریں گے مجھے یقین ہے' پیارے اللہ!

وہ اذان کے بعد کی دعا اور درود شریف پڑھ کر ممبر سے نیچے اتر آیا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ خود کو پر سکون محسوس کر رہا تھا۔

اس نے آج امامت بھی کر واڈالی لیکن دل میں غیر اللہ کا خیال اب نہیں آیا۔

اسے اب کسی اور سے مدد مانگنے کی ضرورت نہیں تھی، جس سے مانگی تھی وہی کافی تھا۔

****

نہ کھائیں دھوکہ پھر کیسے، تیرے یہ سادہ لوح بندے

بنا کے صورت موسی، یہاں فرعون پھرتے ہیں

سفید شرٹ پر سیاہ کوٹ اور سر پر اونی ٹوپی رکھے وہ اس ہوٹل کی راہداری میں سے چلا آرہا تھا۔ چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ سا تھا۔ وہ بائیس سالہ جوان نہیں لگ رہا تھا۔ وہ ریستوران ایریا کے گمنام سے حصے کی جانب جا رہا تھا۔ دن کا وقت تھا اسی لیے ریستوران میں زیادہ رش نہیں تھا۔ وہ اس میز کی جانب گیا جہاں آدم چند لوگوں کے ساتھ موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

"سلام آدم! اس میٹنگ کے بعد مجھے تمہاری ضرورت ہے۔" آہستگی سے آدم کو کہہ کر وہ آگے بڑھا۔

"یہ میئر صاحب ہیں۔۔۔" آدم اسے بتانے لگا۔

"سلام' کہاں تک پہنچی آپ کی ہونہار ٹیم؟" اسے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی کہ وہ لوگ ماریہ کو بچانے کے لیے کتنی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں؟ اسے صرف نتیجہ چاہیے تھا کہ ماریہ صحیح سلامت ان کے پاس ہے۔

"ہماری اس جرنلسٹ کے بدلے ان سے ڈیل ہو گئی ہے لیکن اس میں ایک خطرہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا خطرہ ہے؟" وہ بھنویں اچکائے پوچھ رہا تھا۔

’’روس بدلے میں ایک ایئر سٹرائیک کرے گا اور کل سے جو روسی طیارے ادلب میں گردش کر رہے ہیں وہ اسی مقصد کے لیے ہیں۔‘‘ میئر اسے بتانے لگا اور اس کی رگیں تن گئیں۔

یہ کوئی ان کی خالہ کا گھر تھا جہاں وہ اپنی منمانی کرتے پھرتے؟ ایک ساتھ بہت سا غصہ دماغ کو کنٹرول کرنے لگا۔

’’میئر عبدالعزیز!‘‘ وہ میز پر آگے کو جھکا۔ اس نے گہرا سانس لیا اور خود کو کمپوز کیا۔

’’اس مرتبہ اگر ادلب کے لوگوں کو نقصان پہنچا تو الاسد کے لیے اچھا نہیں ہو گا۔ یہاں کے لوگ پہلے ہی مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ انھیں تکلیف مت دو۔‘‘ وہ فوراً برہم ہوا۔

’’انھیں جرنلسٹ ماریہ کے بدلے ابو رافع خامنائی واپس چاہیے۔ تمہیں لگتا ہے حکومت ایسا کرے گی؟‘‘ عمار کا چہرہ ایک لمحے کے لیے بے تاثر ہو گیا تھا۔

کیا حکومت ابورافع کو واپس کر دے گی؟ ہر گز نہیں اور نہ کرنا چاہیے۔

ابورافع خامنائی کا گروپ سیریا کے ان دہشت گرد گروپوں میں سے ایک تھا جنھوں نے سیرین سول وار کو بڑھاوا دیا تھا۔ باغی ہونے کے باوجود اسے وہ اور اس کی تنظیم پسند نہیں تھے کیونکہ وہ لوگ معصوم لوگوں کا قتلِ عام کرتے تھے۔ انھیں تڑپتا، بلکتا اور روتا دیکھ کر خوش ہوتے تھے۔ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کی بے بسی، لاچاری کو دیکھ کر جشن مناتے تھے۔ وہ اسلام کے لئے لڑنے والے جہادی نہیں تھے۔ وہ دہشت گرد تھے اور انسانیت کے بدترین دشمن تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ روسی ایئر سٹرائیک کے حق میں بھی نہیں تھا کیونکہ وہ اس کے ملک میں شدید قسم کے بحران چھوڑ جاتے تھے۔ اس کے لوگوں کو دماغی طور پر مفلوج کر جاتے تھے۔ اس کے لوگوں کو اسکوئرون سے ہر چیز کو شروع کرنا پڑتی تھی۔

یہ سیریا کے لوگوں کے قاتل تھے جو کئی لوگوں سے ان کے خواب چھین لیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے کئی لوگ اپنے خواب اپنی کی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھتے ہیں۔ وہ یہاں کے لوگوں کو بے بسی کی حد تک اپاہج کر دیتے ہیں۔

یہ لوگ سیریا کے بچوں کو پی ٹی ایس ڈی میں چھوڑ جاتے ہیں۔ جس سے وہ بچے ہنسنا' کھیلنا بھول جاتے ہیں۔ انھیں ہر وقت' ہر جگہ گولیوں کی بوچھاڑ اور بمباری کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ یہاں کے بچے کئی کئی دن کھانے کو ترستے ہیں۔ یہاں کے بچے کوڑے دان میں بریڈ تلاش کرتے ہیں۔ وہ سیریا کا مستقبل تباہ کر جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

یہ سیریا کی عورتوں اور بچیوں کے گھر تباہ کر دیتے ہیں جس سے انھیں پناہ گاہوں میں جا کر رہنا پڑتا ہے اور ان پناہ گاہوں میں ان کی عزت محفوظ نہ رہتی تھی۔ کم عمری میں ان کی

وہیں شادیاں کروادی جاتیں اور ان کے بچپن پر فل اسٹاپ لگادیا جاتا۔وہ بدترین مینٹل ٹراما کا شکار ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ خود کو بے بس سمجھتی ہیں۔

یہ سیریا کا مستقبل بری طرح مسخ کردیتے ہیں۔

کیا ایک روسی عورت کی خاطر عمار بن یوسف کو اپنے لوگوں کو دوبارہ اس قدر عذاب میں ڈالنا چاہیے؟

نہیں، ہر گز نہیں!

اسے ماریہ کے بجائے اپنے لوگوں کا سوچنا چاہیے۔یہ اس کے اپنے تھے۔ماریہ اس کے لیے no one ہونی چاہیے۔وہ آج ہے کل کو انھیں یاد بھی نہیں رہے گی۔

www.novelsclubb.com

کیا واقعی ایسا ہو سکے گا؟ کیا وہ ماریہ کو ڈس اون کر سکتا ہے؟ وہ جو ایک کھوئے ہوئے دوست کو منانے آئی تھی کیا وہ اسے مرنے کے لیے اکیلا چھوڑ سکتا ہے؟

یہ زندگی نے کہاں آکر پھنسا دیا تھا؟ وہ اس وقت خود کو مفلوج تصور کر رہا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

میئر مزید کچھ کہہ رہا تھا۔

کوئی پلان۔۔۔ کوئی حکمتِ عملی۔۔۔ کوئی درمیان کا راستہ لیکن وہ نہیں سن پا رہا تھا۔

اسے ماریہ کی پر شکوہ نگاہیں یاد آرہی تھیں۔ کیا وہ اُس کا قرض اتار پائے گا؟

www.novelsclubb.com

''ہم خامنائی کے بجائے کسی اور کو اسے دے دیں گے لیکن ظاہر یہی کروائیں گے وہ خامنائی ہی ہے۔'' میئر کی آواز اسے حال میں کھینچ لائی۔

"وہ کل کے بچے نہیں ہیں، فوراً پہچان جائیں گے۔" آدم نے جواب دیا۔

"ہم اس رسکی مشن میں زیرو ایرر ریٹ رکھیں گے۔ سوئی کے دھاگے برابر بھی غلطی نہیں ہو گی۔" میٹر اسے منا رہا تھا۔

"ہم انسان ہیں' کیا ہو گا اگر وہ ہم سے دو قدم آگے ہوئے؟" آدم نے پھر اعتراض اٹھایا۔

"ہم خامنائی کو ہی بھیجیں گے۔ ہمیں اس روسی عورت کو واپس اس کے ملک پہنچا کر روس کی پھر سے کی جانے والی ایئر سٹرائیک کو روکنا ہے۔ ہمیں اپنے لوگوں کو بچانا ہے۔ وہ عورت واپس اپنے ملک چلی جائے گی، خامنائی پھر سے پکڑا جائے گا لیکن ہمارے لوگ مر کر واپس نہیں آ سکتے۔ اسی لیے ہم اس عورت کے بدلے اصل خامنائی ہی انھیں واپس کریں گے اور اس مشن کے ایک ایک پل کا میں بھی حصے دار ہوں میٹر۔ کل صبح کسی بھی

www.novelsclubb.com

وقت آپ ابورافع خامنائی کو تیار رکھیے گا۔" وہ اتنے سرد انداز میں کہہ رہا تھا کہ آدم کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگا۔

"ماریہ کی صحیح سلامت واپسی ہی ہماری اولین ترجیح ہے۔" آدم نے اسی کی بات ذرا تمیز کے دائرے میں رکھ کر میئر کے آگے پیش کیا۔

عمار اتنا نڈر کیوں تھا کہ بولنے سے پہلے دیکھتا بھی نہیں تھا کہ سامنے کون ہے؟ وہ جلے دل سے سوچ کر رہ گیا۔

"ٹھیک ہے رات کی میٹنگ میں جو طے ہو گا صبح تمہیں معلوم ہو جائے گا۔" میئر سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میٹنگ برخاست ہوتے ہی آپ کا پہلا فون مجھے آنا چاہیے۔ میں انتظار کروں گا۔ ابھی چلتا ہوں۔" وہ بے مروتی سے کہتا اٹھ کھڑا ہوا۔

میئر بھی بے اختیار کھڑا ہوا۔اس کے باڈی گارڈ الرٹ ہوئے جو اس کے پیچھے ہی کھڑے

تھے۔

عمار نے آدم کو ساتھ آنے کا کہا اور وہاں سے نکل گیا۔

****

وہ کوئی دوست تھا اچھے دنوں کا

جو پچھلی رات سے یاد آ رہا ہے

اس وقت وہ کلاک اسکوائر کے اسی چائے والے ڈھابے پر بیٹھا ہوا تھا جس پر دو دن پہلے

www.novelsclubb.com

بیٹھا تھا۔قہوے کے کئی خالی کپ اس میز پر رکھے ہوئے تھے۔آدم ذرا فکر مندی سے

آگے ہوا۔

''اس میں خطرہ ہے عمار، ہمیں ابھی تک ماریہ خانم کی اصل لوکیشن کا علم نہیں۔''

''میں نے تاجدین سے معلومات لیں ہیں، مجھے یقین ہے خانم کو وہیں رکھا گیا ہو گا جہاں اسے رکھا گیا تھا۔ایک مرتبہ چکر لگانے میں حرج ہی کیا ہے؟'' وہ بے فکر تھا اپنے انجام سے!

''بیٹا حرج یہ ہے کہ وہاں سے زندہ واپس نہ آنے کی صورت میں ہماری لاش کو بھی قبر نصیب نہیں ہو گی۔زندگی میں سکون نہیں ملا' خیر ہے پر مرنے کے بعد ایک عدد قبر تو میری بھی بنتی ہے نا؟''

www.novelsclubb.com

''پھر تم یہیں بیٹھ کر قبر کا انتظار کرو میں اکیلا چلا جاؤں گا اور اگر واپس نہ آؤں تو جانتے ہو نا کیا کرنا ہے؟''

”منافق دوستوں سے بہتر ہے کھلا دشمن۔۔۔کہ غداری نوابوں سے حکومت چھین لیتی ہے۔“آدم نے کوڈورڈنگ میں بتایا کہ کیا کرنا ہے۔

”واہ آدم واہ۔۔۔ بڑے شاعر بن رہے ہو خیر میں نکلتا ہوں۔ صبح تک واپس نہ آیا تو سمجھو لڑھک گیا۔“وہ ٹوپی سر پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

”اور تم سے کس نے کہا کہ تم اکیلے آگ کے کنویں میں جا رہے ہو؟“

”میرے ساتھ غیر ملکی فوجیوں کی ٹیم رضاکارانہ طور پر نہیں آنے والی آدم‘جو کرنا ہے مجھے خود ہی کرنا ہے۔“

www.novelsclubb.com

”میں بھی ساتھ چل رہا ہوں ذرا صبر کرو۔ عفیف بندوقیں اور کار لے کر آتا ہی ہو گا۔“

وہ مسکرایا۔اسے اپنے بھائیوں سے یہی امید تھی۔

''چائے بولو۔'' وہ واپس بیٹھ گیا اور آدم سے مزید چائے منگوانے کا کہا۔ آدم نے شکر کیا کہ وہ کچھ دیر کے لیے ہی سہی نارمل نظر آرہا تھا۔

****

جو حادثے یہ جہاں میرے نام کرتا ہے

بڑے خلوص سے دل نذر جام کرتا ہے

عفیف اسی کا عمر کا ایک فربہہ سالڑ کا تھا۔ باوقار اور خوبصورت عربی مرد! وہ قد کاٹھ کے لحاظ سے آدم جتنا تھا لیکن وطن کے لیے تمام جذبات عمار جیسے تھے۔ ماریہ وکٹوریہ نامی روسی عورت سے اسے کوئی واسطہ نہیں تھا لیکن عمار نے کہا تھا کہ اسے زندہ بچانا ہے تو بچانا ہے۔ سیدھی سی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ کلاک اسکوائر پر اپنے وقت پر پہنچ کر ان دونوں کو ساتھ بٹھا چکا تھا۔

”عمار کیوں پرائے گھر میں جھانک رہے ہو؟ وہ روسی جرنلسٹ ہے اور اس کی بازیابی کے لیے روسی طیارے ہی بہت ہیں۔ تم خواہ مخواہ بیچ میں آ رہے ہو۔“ عفیف گاڑی کسی کچے سے گاؤں کی جانب بھگائے جا رہا تھا۔ پچھلی نشست کے درمیان میں عمار بن یوسف بیٹھا سامنے نظر آتی ونڈ اسکرین کے پار تک رہا تھا۔ آدم آگے بیٹھا ہوا تھا۔

”وہ یہاں میری ذمہ داری تھیں۔“ اس نے محظ اتنا ہی کہا۔ اتنی وضاحت بہت تھی۔

”تم کب سے پرائی عورتوں کو اپنی ذمہ داری سمجھنے لگے؟ کوئی شامی خاتون ہوتی اور تم کہتے کہ تمہاری ماں، بہن یا بیٹی جیسی ہے میں مان جاتا لیکن وہ غیر ملکی اور غیر مسلم عورت ہے جسے تم ان سب القابات سے نہیں پکار سکتے۔“

”وہ دوست ہے۔“اس نے سنجیدگی سے کہا۔”بس اس سے آگے کوئی سوال نہیں۔“

اس نے تنبیہ کی۔

”کیا مسلمان عورتوں کی کمی تھی جو غیر مسلم کو ہی دوست رکھ لیا؟“

”آدم اسے بلانے پر تمہارا الگ سے حساب ہوگا۔میں اب منزل تک پہنچنے سے پہلے خاموشی چاہتا ہوں۔امید ہے عفیف تم نے سن لیا ہوگا۔“

عمار عمر میں ان دونوں سے چھوٹا تھا لیکن عقل و شعور میں کافی آگے تھا یا شاید زندگی نے کم عمری میں ہی گہرے سبق سکھا لیے تھے۔

www.novelsclubb.com

جو بھی تھا وہ اس کی عزت کرتے تھے اور عمار بن یوسف کا ہر جگہ ساتھ دینے پہنچ جاتے تھے۔

وہ ایک دوسرے کے جنت کے ساتھی تھے۔ان میں سے جس کی شہادت پہلے لکھی تھی

دوسرے بہادری سے اسے کندھا دینے کو تیار بیٹھے تھے۔

ان شامی لڑکوں کو موت کا خوف نہیں تھا۔

ان کا ایمان ٹک ٹاک پر بیٹھ کر مضبوط نہیں ہوا تھا۔

وہ مضبوط ماؤں کے مضبوط بیٹے تھے۔

****

وہ قوم جس کا کوئی گھر نہیں،وہ ٹوٹی ہوئی ناانصافیوں کے سامنے کھڑی ہے۔

www.novelsclubb.com

اذیت، بھوک، سردی، خوف اور مایوسی۔

بھاگنا یا لڑنا؟

انہوں نے دوسرے ممالک جانے کا فیصلہ کیا۔

ایک ایسی جنگ سے بہت دور جس نے سب کچھ چھین لیا، یہاں تک کہ جذبات بھی۔

لیکن وہ ایک اور قسم کی جنگ کا سامنا کرنے کے لیے اپنے گھر چھوڑ گئے۔

جی ہاں، یہ بقا کی جنگ ہے، جدوجہد کی جنگ ہے، وجود کی جنگ ہے۔

(نامعلوم)

اگلی صبح ادلب میں کئی زندگیوں کے نئے فیصلے لیے طلوع ہوئی تھی۔ سورج آج آب و تاب سے چمک رہا تھا لیکن اس کی گرماہٹ میں کمی سی محسوس ہوتی تھی۔ سورج کی وجہ سے دھند چھٹ گئی تھی۔ سب صاف اور واضح نظر آتا تھا۔ عمار بن یوسف اپنے کئی ساتھیوں

www.novelsclubb.com

کے ساتھ اس کھنڈر بنے ہوٹل کے مسمار ہوئی بلڈنگ پر اپنے ہتھیاروں کے ساتھ موجود

تھا۔

وہ پچھلی رات کے بارے میں سوچ رہا تھا جب وہ ایک دہشت گرد تنظیم کے سربراہ کے

سامنے کھڑا ہوا تھا۔

"اس عورت کو ایک کھروچ بھی نہیں آنی چاہیے' خامنائی کل تمہارے سامنے ہو گا اور

روسی ایئر اسٹرائیک کے لیے بھی تیار رہو، کل انھوں نے پھر کوئی کیمیکل ہتھیار ٹیسٹ کرنا

ہے۔" وہ دو اہم خبریں دے کر ماریہ وکٹوریہ کی جان بخشی کروا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

گولی کی آواز پر وہ حال میں لوٹا۔ عفیف اپنی گن چیک کر رہا تھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

وہ سب بیس سے تیس سال کے درمیان کے مرد تھے جن میں جوش و ولولہ کوٹ کوٹ کر

بھرا ہوا تھا۔ ان کی رگوں میں سیریا کا خون شامل تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جو کسی صورت سیریا

کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ تھے۔ سیر یا ان کا گھر تھا اور وہ سیرین تھے اور یہی وہ باغی یا

rebels تھے جنھیں اپنا حق چاہیے تھا اور وہ اپنے حق کے لئے آواز بلند کرتے تھے لیکن

اپنے طریقے سے۔

دشمن کے بہت قریب اور نظروں سے اوجھل رہ کر

سب کے سامنے موجود ہو کر اور غائب رہ کر

نماز کی ایک ہی صف میں دشمن کے برابر کھڑے ہو کر

اور کبھی امامت کروا کر

www.novelsclubb.com

کبھی گمنام رہ کر اور کبھی ظاہر ہو کر

وہ سب ایک سے تھے

وہ سب شامی تھی

وہ ہر جگہ تھے

لیکن کہیں بھی نہیں تھے

عین مقررہ وقت پر انھیں دو اطراف سے سیٹی کی آوازیں سنائی دیں۔ وہ سارے کے سارے اٹھے اور ایسے غائب ہوئے جیسے وہاں کبھی تھے ہی نہیں۔ وہ گوریلا جنگوں کے کھلاڑی تھے۔ انھیں معلوم تھا تعداد میں کم رہ کر خود کو زیادہ کیسے ظاہر کروایا جاتا ہے۔ وہ سب غائب ہو گئے یہاں تک کہ منظر پر صرف عمار اور آدم بغیر کسی اسلحہ کے کھڑے نظر آئے۔ گاڑیوں کی آوازیں سنائی دی جانے لگیں۔

www.novelsclubb.com

اس سڑک کے بیچ و بیچ عمار بن یوسف آنکھیں بند کیے' سینے پر' دل کے مقام پر ہاتھ رکھے گہرے سانس لیتے ہوئے کلمۂ شہادت پڑھ رہا تھا۔

اس نے ایک، دو اور پھر تیسرا سانس اندر کو کھینچا اور آہستگی سے باہر نکال کر آنکھیں کھول

دیں۔

ٹائروں کی چڑ چڑاہٹ کی آواز آئی۔ پہلے اس نے بائیں جانب اور پھر دائیں جانب دیکھا۔

دونوں کناروں پر کئی فٹ فاصلے پر وہ مخالف گروپوں کی گاڑیاں کھڑی تھیں۔

ایک میں ماریہ وکٹوریہ کو یرغمال بنا کر رکھا گیا تھا۔

ایک میں ابورافع خامنائی تھا جسے آج آزاد کیا جانا تھا۔

کیا وہ ٹھیک کر رہا ہے؟

www.novelsclubb.com

کیا وہ آنے والے نتائج کی ذمہ داری قبول کرتا ہے؟

کیا سب ویسا ہو گا جیسا اس نے سوچا تھا؟

ہاں سب ویسا ہی ہو گا۔اس نے آسمان کی جانب دیکھا۔

دور' بہت دور سے اللہ اسے دیکھ رہا تھا۔اسے یقین تھا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔کچھ غلط ہوا بھی تو

وہ سنبھال لے گا۔

وہ بائیں جانب موجود حکومتی سطح کے لوگوں کی جانب چلا گیا۔آدم بھی ساتھ ہی تھا۔

"کیا سب انڈر کنٹرول ہے؟" وہ آہستگی سے ایک آفیسر سے پوچھ رہا تھا۔

"ابھی تک سب ٹھیک ہے۔ہمیں اگلے پانچ منٹ کے اندر اندر خامنائی اور مس وکٹوریہ کا

ادل بدل کرنا ہے۔چھٹے منٹ کے پہلے سیکنڈ میں بم پھٹ جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں تیار ہوں' رافع کو لاؤ۔" اس نے پھر سے گہرا سانس لیا۔

وہ واپس جیپ سے ذرا آگے کو آگیا۔ہاتھ میں اسپیکر تھا۔

”شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ مجھے آج اپنے مسلمان ہونے پر فخر محسوس ہو رہا ہے کہ میں ایک دہشت گرد کو یہ باور کروانے میں کامیاب ٹھہرا ہوں کہ اس کا فائدہ انسانی جان بخش کر ہی ہے۔ تم نے اپنے وعدے کا پاس رکھا۔ اگلے دو منٹ میں ہم اکھٹے ایک دوسرے کے بندے نہایت پر امن طریقے سے بغیر کسی شور شرابے کے واپس کریں گے اور اپنی اپنی راہ ہو لیں گے۔ کیا تمھیں یہی سودا منظور تھا؟“

”ہمیں منظور ہے لیکن اس سے پہلے ہمیں خامنائی کی شکل دیکھ کر تصدیق چاہیے کہ تم لوگ کوئی گیم نہیں کھیل رہے۔“ اس نے اسپیکر نیچے کر لیا۔

”اگر اس نے انھیں کوئی اشارہ کر دیا تو؟“ وہ پاس کھڑے آفیسر سے پوچھ رہا تھا۔

”اس سے پہلے ہم ہلہ بول دیں گے۔“

''ٹھیک ہے،ہمیں بھی جرنلسٹ کی شکل دیکھنی ہے۔''عمار کی آواز پھر اسپیکر پر گونجی۔

دونوں جیپوں کے پچھلے دروازے کھولے گئے اور کالے کپڑے سے ڈھکے چہروں والے

قیدی باہر لائے گئے۔ایک قیدی خستہ حال میں تھا جبکہ دوسری قیدی ایک نفیس سے

برقعہ اور سکارف اوڑھے ہوئے تھا۔دوسرا قیدی یقیناً ماریہ وکٹوریہ تھی۔

وہ ایک قدم آگے بڑھا کہ فوراً اس تک جائے لیکن دوسرا قدم نہیں بڑھا سکا۔ابھی کافی دیر

صبر کرنا پڑنا تھا۔

وہ ٹھیک تھی! یاخداوہ ٹھیک تھی! وہ اس کے سامنے تھی۔اس نے پھر سے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

قیدیوں کے چہروں سے پردہ ہٹایا گیا۔

ماریہ سامنے ہی دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھیں پتھرائی ہوئی تھیں۔ وہ پلک تک نہیں جھپکا رہی تھی۔

وہ عمار کو بھی نہیں دیکھ رہی تھی۔ اس کے دل کو کچھ ہوا۔ کیا وہ واقعی ٹھیک تھی؟

دونوں جانب سے تصدیق کر لی گئی تھی اور قیدیوں کے چہروں پر واپس کالا کپڑا اچڑھا دیا گیا تھا۔

”معاہدے کی پاس داری کی جاتی ہے اور اگلے تیس سیکنڈ میں خامنائی کو ہماری جانب چلا جائے۔ تمہاری لڑکی صحیح سلامت تم تک پہنچے گی۔“

www.novelsclubb.com

دونوں اطراف سے بندوقیں تان لی گئی تھیں اور کچھ گوریلا جنگجو صرف عمار بن یوسف کے اشارے کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہر کوئی یکدم الرٹ ہو گیا تھا۔

دونوں قیدیوں کو ان کے لوگوں کی جانب بھیجا گیا۔

ان کے قدم کی چاپ ہر کوئی اپنے کانوں میں سن سکتا تھا۔

ہر گزرتا لمحہ دل میں خوف پیدا کرتا جا رہا تھا۔

کہیں کچھ غلط نہ ہو جائے۔

قیدی ایک دوسرے کی سمت بڑھ رہے تھے۔

وہ دونوں قیدی درمیان میں آکر ایک دوسرے کو کراس کر گئے تھے۔

عمار بن یوسف اس وقت ماریہ وکٹوریہ کے اپنی جانب بڑھتے قدم گن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک

اس نے کمر پر باندھ رکھے ہاتھوں میں سے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کھول دی۔

دو

ماریہ وکٹوریہ بہت آہستگی سے چل رہی تھی جیسے چھوٹے بچے چلتے ہیں۔

اس نے درمیان والی انگلی کھول دی۔

تین

خامنائی بہت تیزی سے اپنے لوگوں کی جانب بڑھ رہا تھا۔

اس نے ہاتھ کی تیسری انگلی کھول ڈالی۔

چار

www.novelsclubb.com

فضا میں دور کہیں سے طیارے کی گونج اٹھی تھی۔

سب ہڑبڑا سے گئے تھے۔

اس کے قدم نہیں رکے تھے۔

وہ ان کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

اس نے چھوٹی انگلی کھول دی۔

پانچ

اس کے قدم تھم گئے اور وہ رک گئی۔

خامنائی اپنے لوگوں تک پہنچ چکا تھا۔

اس نے ہاتھ کی دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پوری کھول دی۔

www.novelsclubb.com

اس پر freedom forever لکھا ہوا تھا۔

وہ ماریہ کی جانب بڑھا اور وہ قدم پیچھے کی جانب لینے لگی۔

"قریب مت آنا عمار بن یوسف۔۔۔دور ہو جاؤ۔"اس نے اپنا برقعہ کھول دیا۔اس کے پیٹ پر خود کش دھماکہ بند ھا ہوا تھا۔

وہ اپنی جگہ شل رہ گیا۔اسے یقین نہیں آیا۔وہ اس کے ساتھ کیا معاہدہ توڑ چکے تھے۔اس نے بھی ایسا کیا تھا بہر حال لیکن ماریہ؟

فضا میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنائی دینے لگی۔

وہ آگے بڑھا اور ماریہ کا بازو پکڑ کر اسے گولیوں سے بچاتے ہوئے ایک مسمار ہوئی بلڈنگ میں پناہ دلانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آدم سب کو پیچھے لے جاؤ۔اپنا کوئی بندہ بھی مرنا نہیں چاہیے۔جلدی!"وہ چیخ کر بولا۔ اپنے بندوں سے مراد باغی تھی کیونکہ اب یہاں ایک جنگ ہونے والی تھی۔

"میرا ہاتھ چھوڑو عمار!" وہ اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ بڑی زبردستی چھڑوا رہی تھی۔

ابھی عمار کوئی جواب دیتا کہ انھیں اپنے پیچھے بہت قریب' بے حد قریب دھماکہ ہونے کے آواز سنائی دی جس کے کچھ حصے یقیناً ان دونوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے گئے تھے۔ وہ دونوں جلدی سے نیچے جھکے تھے اور کسی حد تک اپنا بچاؤ کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

اس کے بعد وہاں جنگی ماحول سا بن گیا تھا۔ سیرین وار کا ایک منظر ماریہ وکٹوریہ اتنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی اور شاید آج وہ اسی کی لپیٹ میں آجاتی۔

"یہی چاہتی تھیں نا آپ یہاں آکر کہ زندگی کا اختتام ٹریجیڈک سا ہو۔ لیں آپ کے روسی بھائی آپ کا خواب پورا کرنے والے ہیں۔ اگلہ گولہ ہم پر ہی پھینکا جائے گا ماریہ خانم! شہادت مبارک ہو۔" وہ دونوں اس کھنڈر کے دوسری جانب سے باہر نکلتے چلے گئے۔ ہر جانب راستے بند تھے کیونکہ وہاں آگے کچھ بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں دوسری طرف منہ کر رہا ہوں' احتیاط سے یہ بیلٹ آپ نے کھولنی ہے۔ وقت نہیں ہے۔" اس کا بازو چھوڑ کر وہ فوراً دوسری جانب مڑا۔

ماریہ اسی طرح کھڑی رہی۔

"یہ سب کر کے اب کیا ثابت کرنا چاہتے ہو عمار بن یوسف کہ میں تم پر یقین کر لوں؟ مجھے ان دہشت گردوں کے حوالے تم نے بدلہ لینے کی نیت سے نہیں بھیجا تھا۔ کیا واقعی؟"

"واللہ۔۔۔اس عورت کی کھوپڑی الٹی چلتی ہے۔ مت کریں یقین' سمجھ لیں میں نے ہی بھیجا تھا۔" وہ واپس پلٹا اور گہرا سانس لیتے ہوئے اس کے پیٹ پر بندھا ہوا خودکش دھماکا دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ ان آلات سے نہیں ڈرتا تھا کیونکہ وہ انھیں سے کھیل کھیل کر بڑا ہوا تھا۔ یہ دھماکے ان کے لئے کھلونے تھے۔

اسے وہ عورت ڈرا رہی تھی جس نے اپنی زندگی میں ایسی صورتحال کا سامنا تو دور خواب میں بھی ایسا ہونے کا نہ سوچا ہو گا اور اس وقت وہ اتنے پر سکون انداز میں کھڑی تھی جیسے اسے معلوم ہی نہ ہو کہ وہ مرنے والی ہے۔

اس نے وہ بیلٹ اس سے الگ کی لیکن اس پر ٹائمنگ صرف چند سیکنڈ کی رہ گئی تھی۔ وہ واپسی کی جانب بھاگا جہاں شاید ابھی جنگی ماحول تھا۔ جہاں ہر جانب سے گولیوں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ جہاں زندگی موت کو کوئی وقعت نہیں دی جاتی تھی۔ جہاں اسے اپنی جان ہتھیلی پر رکھنا تھی۔

www.novelsclubb.com

"عمار۔۔۔" وہ اس کے پیچھے بھاگی۔

عمار کے ہاتھ پر freedom forever ابھی تک اسی طرح لکھا ہوا تھا۔

وہ واپس آئے تو ہر جانب دھواں ہی دھواں تھا۔ کہیں آگ لگی پڑی تھی اور کہیں لوگ

پڑے کراہ رہے تھے۔

عمار نے ہاتھ میں پکڑی جیکٹ اپنی پوری قوت مجتمع کر کے ہوا کی جانب اچھال دی۔ جہاں

اتنی گولہ باری ہوئی وہیں ایک دھماکہ مزید ہو جائے خیر ہے!

وہ اسے لیے نیچے جھکا اور وہ خود کش دھماکہ ہوا میں ہی کہیں پھٹ گیا اور اس کے ذرات

زمین کی جانب سفر کرنے لگے۔

وہ ایک سخت پتھر پر گرے اور اتنی زور کے شاید کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو ہی چوٹیں آئی تھیں اور دونوں ہی جانتے تھے اپنے زخموں کو کیسے چھپانا ہے۔

وہ بھاری ہوتے سر سے وہاں سے اٹھی اور بغیر کسی سمت کا تعین کیے اسی جانب بڑھنے لگی۔

اس نے اسے آواز لگانا چاہی۔

عمار بن یوسف سے تو اٹھا بھی نہیں گیا۔ وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

وہ اسے روکنا بھی چاہتا تھا لیکن آواز تھی کہ ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

''مجھے ان دہشت گردوں کے حوالے تم نے بدلہ لینے کی نیت سے نہیں بھیجا تھا۔ کیا واقعی؟''

وہ اس کی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے ہلا بھی نہیں گیا۔

آدم بھاگتا ہوا اس تک آیا اور اسے اٹھنے میں مدد دی۔

www.novelsclubb.com

''ماریہ خانم اس طرف گئی ہیں، انھیں بچاؤ۔'' وہ اسے دوسری جانب اشارہ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

"فکر مت کرو۔ انھیں روسی فوج لے جا رہی ہے۔ تم اٹھو اور جب دیکھ ہی لیا تھا کہ خودکش دھماکہ لگا ہوا ہے تو پرائی آگ میں گھسنے کی کیا ضرورت تھی؟ مرنے دیتے اسے۔"

"بکواس اس وقت کیا کرو جب سننے کا موڈ ہو۔" آدم کے کندھے پر اپنا سارا وزن ڈالے وہ بڑی دقت سے بولا۔

کیا وہ اس کی غلط فہمی دور کر پائے گا؟ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تک نہیں۔

اس نے تین گہرے سانس لیے تھے اور ہر سانس نے صرف ایک ہی بات کہی۔

www.novelsclubb.com

نہیں!

****

یہ تو صدیوں کا قصہ تھا۔

یہاں تو ایک بڑا سا پیڑ ہوا کرتا تھا۔

جلتی، تپتی، بھنتی اور سلگتی رت میں

اس کے نیچے

یہیں کہیں پر

ایک جزیرہ سا آباد رہا کرتا تھا۔

خنک خنک سائے میں

ہنستے، گاتے، مسکاتے لوگوں کی

اک بستی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہاں تو ایک بڑا سا پیڑ ہوتا تھا۔

یہی دھوپ

جو آج یہاں پر چیخ رہی ہے۔

پل بھر ستا لینے کو ترسا کرتی تھی۔

یہ تو صدیوں کا قصہ تھا۔

یہاں تو ایک بڑا سا پیڑ ہوا کرتا تھا۔

(راشد جمال فاروقی)

www.novelsclubb.com

ادلب کے کلاک اسکوائر پر بیٹھے وہ اچھے دنوں کی یاد میں ایک نغمہ گا رہا تھا۔

آج شام کا منظر ذرا خوشگوار سا تھا۔ ادلب کا بازار لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ لوگ رمضان المبارک کی آمد پر خوش تھے، پرجوش تھے اور انہیں تیاریوں میں مصروف تھے۔

عمار بن یوسف بھی یہ تیاریاں کرتا اگر اس کے اپنے گھر میں کوئی فیملی ہوتی۔ اسے تو واپس جا کر بس اموی مسجد میں اپنی رمضان المبارک کی ڈیوٹی سنبھالنا تھی۔ وہ ایک عام سا سیرین باشندہ بن جاتا جو محنت کر کے روزی کماتا ہے۔

"اُخیی پھر آگے کیا ہوا تھا؟ وہ روسی جرنلسٹ کہاں گئی؟ آپ نے کہانی پوری نہیں کی ابھی تک۔" اس نے ساتھ بیٹھی چھوٹی سی، فرشتہ نما اس سیرین بچی کو دیکھا جو اس کے ساتھ اس بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ اس کی بہن زینب تھی۔ اس نے بولنا شروع کر دیا تھا۔ وہ دیکھ نہیں سکتی تھی لیکن نابینا بچوں کے سکول نے اسے کسی حد تک اسے انسانی زبان سکھا دی

www.novelsclubb.com

تھی۔وہ کئی disabilities کے ساتھ زندہ بچ جانے والی سیرین بچی تھی جس سے

عمار بن یوسف محبت کرتا تھا۔وہ اس کی جانب پلٹا۔

"تمہیں جاننا ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا؟"

"ہاں جاننا ہے۔"اس لڑکی نے شوق ظاہر کیا۔

"وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"عمار بن یوسف نے کہا تھا۔

"وہ کیسے؟"

"چلو بتاتا ہوں۔"اس نے بچی کو بینچ پر کھڑا کیا اور پھر اسے اٹھا لیا۔اب وہ کلاک اسکوئر

www.novelsclubb.com

سے دور ہوتا جا رہا تھا۔

****

سب کھو کھلی ہیں تمہاری باتیں

یوں لفظوں کے جال نہ پھینکو

ادلب میں کشیدگی کی خبریں پھر سے ساری دنیا کے ٹی وی چینلز پر دکھائی جانے لگی تھیں اور اس تمام میں سب سے زیادہ ہاٹ ٹاپک ماریہ وکٹوریہ رہی تھی جس نے بہت بہادری سے اس اب کو فیس کیا تھا۔ دمشق کے المساوات ہسپتال میں وہ لیٹی ہوئی نیوز دیکھ رہی تھی۔ اس کی سیکیورٹی کی خاطر ہسپتال میں روسی فوج تعینات تھی۔

"کیا اب مجھے سپاٹ لائٹ سے ہٹانے کے لیے مزید کوئی دھماکہ درکار ہے۔ اکتا گئی ہوں ہر نیوز چینل پر اپنی تصویر دیکھتے دیکھتے۔ نظر لگ جائے گی مجھے۔" وہ خود کلامی بھی عربی میں کر رہی تھی۔ قریب کھڑی نرس بس اسے دیکھ کر رہ گئی۔ شاید وہ اسے دل میں ناشکری بھی کہہ رہی تھی۔

"کل تک آپ کو ڈسچارج کر دیا جائے گا پھر آپ اپنے ملک واپس جا سکیں گی۔" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اسی پل دو روسی جرنلسٹ کمرے میں آئے۔ اسے حیرت نہیں ہوئی۔ وہ انھیں جانتی تھی۔ ملک کے نامور صحافیوں میں ان دونوں کا نام تھا۔ شاید وہ خبر کیش کرنے آئے تھے۔ انھیں دیکھ کر اس کے چہرے پر زمانے بھر کی امڈ آنے والی اکتاہٹ دیکھی جاسکتی تھی۔

"زدراست وتے ماریہ وکٹوریہ۔ (ہیلو ماریہ وکٹوریہ)" وہ تھری پیس سوٹ میں ملبوس باوقار سے روسی صحافی تھے جو اس کے کمرے میں آکر صوفے پر براجمان ہو گئے۔ صحافیوں کو پروٹوکول سے نہیں خبر سے غرض ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ تیسرا کوئی بندہ نہیں آیا۔

اس نے سر اثبات میں ہلا کر گویا جواباً سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے سوال جواب کرنے لگے اور وہ اکتاہٹ زدہ انداز میں سارے جواب دیتی گئی۔

وہ اس سے ادلب کیوں گئی سے لے کر روسی گاڑی میں واپس دمشق کے المساوات ہسپتال آنے تک کی ساری روداد سنتے گئے۔

"یہ عمار بن یوسف کون ہے؟ ہر جگہ اس کا بڑا چرچا ہے لیکن اس کی کوئی تصویر منظرِ عام پر نہیں آئی۔ سننے میں آیا ہے آپ کی منجری کروانے والا بھی وہی تھا۔" ماریہ نے ابرو اچکا کر ان دونوں کو باری باری دیکھا۔

"یہ ریکارڈ ہو رہا ہے؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"دا۔ (ہاں)"

"میں کسی عمار بن یوسف کو نہیں جانتی۔ مجھے ایک عراقی عورت نے betrayed کیا تھا۔" اس نے سنجیدگی سے بتایا۔

"سننے میں تو کچھ اور ہی آیا تھا۔۔۔"

"تو مسٹر جرنلسٹ! آپ ان سننے والوں پر یقین کیوں نہیں کر لیتے؟ میرے پاس کیا لینے آئے ہیں؟"

"ہم سچ جاننے آئے ہیں۔"

"میں ساری کہانی پھر سے نہیں سنا سکتی، بتا دیا ہے کہ کسی عمار کو نہیں جانتی اور کوئی بھی عمار نامی سیرین لڑکا جو خود کو میرا خیر خواہ بتائے اسے چور کی سی مار ماری جائے۔ اب ٹھیک؟"

اس نے اپنے ہاتھ پر لگی ڈرپ کھینچ کر اتار دی جہاں سے خون کی ایک دھار نکلی۔ وہ پرواہ کیے بغیر بیڈ سے نیچے اترنے لگی۔ دونوں صحافی بوکھلا کر کھڑے ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ ریلکس رہیں ہم جا رہے ہیں۔" ان میں سے ایک بولا۔

"اس کی ضرورت نہیں، مجھے کل سے پہلے کسی سے ملنا ہے اور پھر واپس جانا ہے۔ میک شیور کہ یہ انٹرویو سیرین نیوز چینلز پر بھی چلے۔ پوخا (بائے)۔" وہ اپنا کوٹ پہنتے ہوئے وہاں سے باہر نکل گئی۔

****

شام میری سرزمین ہے۔

شام میری پہچان ہے۔

میرا افرقہ میرے وطن کی خوشبو ہے۔

www.novelsclubb.com

بارش کے بعد مٹی

اور میرا شام میرا واحد مذہب ہے۔

میں زیتون کی طرح اس سرزمین کا بیٹا ہوں۔

آج اس کی واپسی تھی۔ وہ امیہ مسجد کے باہر موجود تھی۔ یہ وہ مسجد تھی جہاں سے ساری کہانی شروع ہوئی تھی جب وہ اپنی نیند قربان کر کے یہاں عمار بن یوسف کو تلاش کرنے آئی تھی۔ وہ آج قدرے فریش نظر آتی تھی۔ سرخ ٹائٹ ہائنک شرٹ اور کالی جینز پر بھورے رنگ کا لانگ کوٹ پہنے' بھورے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھے ہوئے' آنکھوں پر فلیش سن گلاسز تھے جو اس کے پاس ہمیشہ سے تھے۔ کمر پر بھورے رنگ کو چھوٹا سا لیدر کا بیگ لٹک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اندر چلی آئی اور پھر ایک لمحے کو رکی۔ اور دروازے پر کھڑی عورت سے برقعہ لے لیا۔

اموی مسجد کا صحن آج دن کی روشنی میں خوب چمک رہا تھا شاید اس صحن کو دھویا گیا تھا۔

کسی بھی جانب دیکھے بنا وہ سیدھا "ڈوم آف ایگل" کی جانب بڑھ گئی۔

"کیا شیخ علی مرتضیٰ اندر ہیں؟" وہ دروازے سے نکلتے ایک شخص سے پوچھ رہی تھی۔

"جی، آئیں میں آپ کو ان تک چھوڑ آؤں۔" وہ آگے بڑھ گئی۔ وہ جانتی تھی سارے

سیرین ایسے ہی ہیں۔ ایک مدد مانگو، ایک ایسٹرا کرتے تھے۔

وہ شخص اسے اسی حجرے میں لے آیا جہاں اس نے یہاں آنے کے اگلے روز ناشتہ کیا تھا۔

"شیخ آپ کے مہمان ہیں۔" اس آدمی نے باہر سے آواز لگائی۔

"انھیں بٹھاؤ میں آرہا ہوں دس منٹ تک!" وہ حیران ہوئی۔

وہ شاید جان بوجھ کر اس سے نہیں ملنا چاہتے تھے۔ کیا شیخ بھی؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ بنا

کچھ دیکھے سنے اندر کی جانب بڑھ گئی لیکن آگے کا منظر دیکھ کر اس کے قدم ساکت

ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"عمار۔۔۔" اس کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

وہ دونوں ایک ساتھ پلٹے تھے۔

اسے دیکھ کر عمار بن یوسف کو اس وقت جو شرمندگی محسوس ہوئی تھی وہ ساری زندگی نہیں بھلا سکتا تھا۔

"آپ پلیز باہر جائیں۔" وہ خفت سے بولا۔

"یہ سب ؟۔۔۔" اس سے کچھ پوچھا ہی نہ گیا۔وہ سوال ہی نہ کر سکی۔

وہ اس جانب پشت کیے بیٹھا ہوا تھا اور اس کی کمر پر چھالے نکلے ہوئے تھے جو شاید کسی کیمیکل کا ری ایکشن تھا اور شدید تھا۔کسی کسی جگہ سے خون بھی رس رہا تھا اور کہیں کہیں سے پانی بھی بہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ تکلیف میں مبتلا تھا اور ماریہ وکٹوریہ اس لمحے میں عمار بن یوسف کی ساری غلطیاں بھول گئی۔ وہ شامی لڑکا مصیبت میں تھا۔ وہ تکلیف میں تھا۔

''یہ کیسے ہوا؟''

''شیخ میں کسی اور وقت آؤں گا۔ آپ اپنی مہمان کو کمپنی دیں۔'' اس نے اپنی شرٹ اٹھائی اور پہننے لگا۔

''لالالا۔۔۔ میں باہر انتظار کرتی ہوں۔'' وہ جلدی سے کہتے ہوئے باہر نکل گئی۔ وہ مرہم لگوانے شیخ کے پاس موجود ہو گا اور وہ اس کا وقت ہرگز ضائع نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اندر کا منظر اس کی آنکھوں میں جم سا گیا تھا۔ اسے لگا وہ اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکے گی۔ خبروں میں دیکھنا اور بات تھی اور اپنے ہی دوست کو اس حال میں دیکھنا بہت تکلیف دہ تھا۔ وہ نڈھال سی ہو کر وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی تھی۔

''گاڈ پلیز ہیلپ سیرین۔۔۔یہ معصوم لوگ ایسا سلوک ڈیزرو نہیں کرتے۔پلیز گاڈ!''وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے دل گرفتہ سی تھی۔آنکھوں نے بھی آج بغاوت کی تھی۔وہ برس پڑی تھیں لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی۔

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں باہر آ گئے۔

''کیسے آنا ہوا بیٹی؟''وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔اس نے باری باری دونوں کو دیکھا۔عمار کے چہرے پر اب تکلیف دہ آثار نہیں تھے۔

''میں واپس جا رہی تھی کبھی نہ آنے کے لئے یا مھذب۔۔۔اگر مجھ سے کوئی غلطی ہوئی۔۔۔''

www.novelsclubb.com

''معاف کیا۔''عمار فوراً بولا۔اس نے رک کر اسے دیکھا۔وہ اپنے ازلی سنجیدہ انداز میں کھڑا تھا۔

"شیخ اگر آپ میری ہدایت کی دعا۔۔۔"

"کرتے رہیں گے' آ گے؟"اس نے گھور کر عمار کو دیکھا۔

"مجھے یہاں آپ سب کے ساتھ وقت گزار کر اچھا لگا اور یقین۔۔۔"

"پورا سیر یا جانتا ہے آپ کا یہ ٹور کتنا خوشگوار تھا، جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔"وہ معصوم سے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"شیخ میں آپ کا اور آپ کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔اب اگر تم بیچ میں بولے تو تم مجھے ایئر پورٹ تک چھوڑ کر آؤ گے۔"اسے لب کھولتا دیکھ اس نے وارننگ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

''اسیدتی ماریہ فلکٹوریہ! آپ کو سیریااور یہاں کے باشندے ہمیشہ کے لیے گڈ بائے کہتے ہیں اور خدا سے دعا گو ہیں کہ آپ کو سیریاکا دوبارہ ویزہ کسی صورت بھی نہ ملے۔ہم آپ کو مس نہیں کریں گے۔لا' بالطبع لا۔(نہیں' بالکل نہیں)''

''میں یہاں دوبارہ آنا بھی نہیں چاہوں گی۔''اس نے تڑاخ سے جواب دیا۔عمار اسے غصہ دلا رہا تھا۔

''واہ کیااتفاق ہے۔''

''شیخ اس سے کہیں میرے ساتھ تلخ کلامی مت کرے۔میں نے اعلان کر دیا ہے کہ میں اسے نہیں جانتی۔''

''شیخ انھیں بھی بتادیں کہ روسی اعلان کی شامی دلوں میں کوئی حیثیت نہیں ہے۔''

www.novelsclubb.com

وہ چند لمحے اسے دیکھتی رہی۔

”میں چلتی ہوں۔“

”مجھے ایئرپورٹ تک چھوڑنے کی سزا منظور ہے۔“ وہ آگے بڑھا۔

ماریہ نے حیرت سے اسے دیکھا یعنی اس کا ڈرائیور ابھی تک تبدیل نہیں ہوا تھا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ اس کی ٹیکسی میں بیٹھی ہوئی ایئرپورٹ کی جانب جا رہی تھی۔ وہ باہر نظر آتے راستوں کو دیکھنے لگی۔ ابھی تو اس کی فلائٹ میں بہت ٹائم تھا۔ وہ چونکی جیسے اسے کچھ یاد آیا ہو۔

www.novelsclubb.com

گاڑی میں کوئی سیرین نغمہ لگا ہوا تھا اور وہ ساتھ گا رہا تھا جیسے بہت خوش ہو۔ اس نے اپنا فون نکال کر آن کیا اور جلدی سے انٹرنیٹ پر کچھ تلاش کیا۔

"سنو عمار! ابھی میری فلائٹ میں پانچ گھنٹے پڑے ہوئے ہیں اسی لیے مجھے پہلے شاپنگ مال جانا ہے، شام سٹی سینٹر۔" اپنے فون پر ہی کچھ چیک کرتے ہوئے وہ اسے بتا رہی تھی۔

وہ حیران ہوا۔

"وہ مخالف سمت میں ہے۔ یہیں کسی سوک سے کچھ خرید لیں۔" اس نے مشورہ دیا۔

(سیرین، بڑے بازار کو سوک کہتے ہیں۔)

اس نے فون سے سر اٹھایا۔ "مجھے اپنے گھر والوں کے لیے کچھ قیمتی اشیاء لینی ہیں پلیز اسی جانب چلو۔" وہ ٹھہرے ہوئے انداز میں کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قیمتی اشیاء یہاں کہاں سے آئیں؟ سب برانڈز کی کاپی موجود ہے۔"

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں، میں کاپی شدہ چیزیں ہی لے لوں گی۔" اس نے اٹل انداز میں کہا۔

عمار کو کار اسی جانب موڑنا پڑی کیونکہ انکار کرنے کا کوئی جواز نہیں تھا۔ تقریباً بیس منٹ بعد وہ دونوں اس شاپنگ مال کے باہر تھے۔

وہ شاپنگ مال دمشق میں ہونے کی وجہ سے اس سیریا کا حصّہ نہیں لگتا تھا جہاں وہ پچھلے ایک ہفتے سے رہی تھی کیونکہ وہ اتنا ہی ماڈرن تھا جتنا کسی یورپ ملک کا بڑا شاپنگ مال ہو سکتا ہے۔

”میں یہیں انتظار کرتا ہوں آپ جلدی جائیں۔“

”ایک تو یہ لڑکا نخرے بہت کرتا ہے۔“

www.novelsclubb.com

”مجھ سے سارا سامان نہیں اٹھایا جائے گا۔ ساتھ چلو۔“ وہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔ وہ بھی منہ بناتے ہوئے اس کے پیچھے چلا آیا۔

شاپنگ مال میں رونق اپنے عروج پر تھی۔وہ چاروں اطراف میں دیکھتے ہوئے ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑ گئی تھی کہ کیا یہ وہی سیریا ہے جس میں وہ پچھلے ایک ہفتے سے رہ رہی ہے؟

وہ عمار کو ساتھ لیے مختلف برانڈ کی دکانوں میں گھومی لیکن اس نے صحیح کہا تھا یہاں سب برینڈ کی کاپی موجود ہے۔پھر بھی اسے ایک اٹالین برانڈ مل ہی گیا جو اوریجنل تھا۔وہ خوش ہو گئی۔اسی دکان سے اس نے کافی سامان لیا جس کا مطلب تھا 'دیاڈورا' یعنی Sharing gifts and honor۔اس نے اپنے بھائی کے لئے عمار کے سائز کے بوٹ بھی لیے کہ اس کے پاؤں کا سائز عمار کے پاؤں جتنا ہے۔کئی شرٹس بھی لیں اور کچھ دیگر دکانوں میں بھی جا کر جھک مار آئی۔

www.novelsclubb.com

فوڈ کورٹ میں بیٹھ کر اس کے ساتھ ایک ٹھنڈا ٹھار جوس بھی پیا اور پھر وہاں سے ایئرپورٹ کی جانب چل دیے۔

گاڑی میں پھر سیرین نغمہ لگا ہوا تھا لیکن اب وہ ساتھ گا نہیں رہا تھا۔

"کیا تم مجھے مس نہیں کرو گے؟"

ماریہ کی آواز پر اس نے میوزک بند کیا اور جواب دیا۔ "کوشش رہے گی۔"

وہ خاموش ہو گئی۔

"کچھ کہا نہیں آپ نے؟"

www.novelsclubb.com

"میں واپس جا رہی ہوں، کسی ویلفئیر آرگنائزیشن کے ساتھ مل کر یہاں امداد پہنچواؤں گی، تقسیم کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہے۔"

"میں اس حادثے کی بات کر رہا ہوں۔" وہ نہیں جانتا تھا کیوں وہ اس بارے میں بات نہیں کر رہی؟

"مجھے کچھ نہیں کہنا، سننا۔" دو ٹوک انداز میں کیا گیا۔

"ٹھیک ہے لیکن میں نے۔۔۔"

"کہا ناں مجھے کچھ بھی نہیں جاننا۔"

"پھر میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا۔"

"میں تمہیں بے قصور سمجھتی ہوں۔ مزید اس بارے میں کچھ مت کہنا۔" عمار نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس نے خاموشی سے اپنے بیگ سے ایک نوٹ پیڈ نکالا اور اس پر کچھ لکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

باقی کا راستہ خاموشی کی نذر ہوا۔

کچھ ہی دیر بعد دمشق انٹرنیشنل ائیر پورٹ کے باہر موجود عمار ٹیکسی سے اس کا سامان نکال رہا تھا۔ بایاں ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالے دائیں ہاتھ سے وہ فون کی اسکرین سکرول کر رہی تھی۔ سامان نکال کر وہ سیدھا ہوا اور اسے دیکھا۔ وہ خاموش تھی اور آج وہ زیادہ بات بھی نہیں کر رہی تھی۔

"آپ ٹھیک تو ہیں؟"

"نعم، لماذا؟ (ہاں، کیوں؟)" اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسے ہی پوچھا آپ خاموش ہیں ناں۔" اس کی آنکھیں گلاسز کے پیچھے سے مسکرائی تھیں۔

”سیریا سے میرا اختتام اچھا نہیں ہوا شاید اسی لیے خاموش ہوں۔“

”میں تو بڑا خوش ہوں۔ کم از کم آپ زندہ واپس جا رہی ہیں۔“ وہ ماحول کو خوشگوار بنانا چاہ رہا تھا۔ وہ بھی ہنس دی۔

”یہ ایک ہفتہ کسی کا پریشانی سے کانٹوں پر گزرا ہے۔“ وہ شوخ لہجے میں کہہ رہی تھی۔

”ایسا کچھ نہیں ہے۔“ وہ ایئرپورٹ کی عمارت کو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

”کوئی تسلیم کرنے سے انکار کر رہا ہے۔“ ماریہ نے گلاسز اتار کر اسے دیکھا۔

”میں صرف یہ سوچ رہا ہوں کوئی پی ٹی ایس ڈی میں کیوں نہیں گیا؟“ اس نے ماریہ کے ہر اندازے کی نفی کی۔

”کسی نے شکر ادا کیا ہو گا کہ کوئی پی ٹی ایس ڈی کا شکار نہیں ہوا۔“

www.novelsclubb.com

”کیوں مجھے ہنسا کر شر مندہ کرنا چاہ رہی ہیں؟“اس نے پھر کہا۔

ماریہ یکدم سنجیدہ ہوئی۔اسے کچھ یاد آیا تھا۔”یہ تمہارے پیسے ہیں۔تم ایک اچھے ڈرائیور ہو۔“اس نے کوٹ کی جیب سے ایک انولیپ نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

”میں یہ نہیں رکھ سکتا۔آپ کا بہت شکریہ۔“

”پٹنا چاہتے ہو تو منہ سے بتاؤ‘اپنی حق کی کمائی لینے سے انکار مت کرو۔“اس انولیپ میں تقریباً دس لاکھ سیرین پاؤنڈ تھے جو تقریباً چار سو ڈالر بنتے ہیں۔عمار نے ہاتھ آگے نہیں بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

”سب ٹھیک ہو جائے گا شامی لڑکے!“اس نے عمار کا ہاتھ پکڑ کر انولیپ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"پریشان اور اداس رہنے سے مشکلات ٹل نہیں جاتیں لیکن ہمت ضرور ختم ہو جاتی ہے۔

سیکھنے کی' آگے بڑھنے کی۔ خوش رہنا سیکھو۔ میں نے تمہارے علاوہ سب کو یہاں خوش

رہنے کی کوشش کرتے دیکھا ہے اور تم بس فضول سے گلٹ کی وجہ سے اپنی پیاری

مسکراہٹ سے لوگوں کو محروم رکھتے ہو۔" وہ ہلکے پھلکے انداز میں کہہ رہی تھی۔

"کوشش کروں گا۔" اس نے زیادہ بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

"میری فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے لیکن ایک بات کہنا چاہتی ہوں ابن یوسف!" اس نے

دائیں کلائی پر پہنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں یہاں واپس آنا چاہتی ہوں لیکن اب کبھی

نہیں آؤں گی۔ میں تمہارے سیریا کو چھوڑ کر جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے لیکن مجھے انتظار

رہے گا کہ تم کبھی میرے روس آؤ گے۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ یہاں آنے کے لیے اور آج واپس جانے کے لیے لیکن یاد رکھیں آپ مجھے ایموشنل نہیں کر سکتیں۔ میں نے کئی اپنوں کو گڈ بائے کہا ہے۔ آپ کا جانا مجھے اداس نہیں کر رہا۔"

وہ پھر سے ہنس دی۔

"اتنا تلخ مت بولا کرو لڑکے۔ کئی انسانوں میں سننے کی ہمت نہیں ہوتی۔"

"ماریہ وکٹوریہ آپ کا سفر آسان ہو۔" عمار نے جیکٹ کی جیب سے دایاں ہاتھ نکال کر اس کے آگے کیا۔

www.novelsclubb.com

ماریہ کی آنکھوں نے اس کے چہرے سے اس کے ہاتھ تک کا سفر کیا اور پھر اس نے کوٹ سے ہاتھ نکال کر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"شکر آیا عمار بن یوسف۔" اس نے مسکرا کر کہا اور اپنے بیگ کی جانب آئی۔

ان کی آخری بات ہو چکی تھی۔ شاپنگ بیگ گاڑی میں ہی پڑے رہ گئے تھے۔

وہ ایئرپورٹ کی جانب چلی گئی اور عمار بن یوسف وہیں گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔

"مجھے مسکراتے رہنا چاہیے۔ اداس رہنے سے میرے علاوہ کسی کو فرق نہیں پڑے گا۔ آج سے میں مسکرا کر اپنے لوگوں کی مدد کروں گا کیونکہ مسکرانے والے چہرے سب سے خوبصورت ہوتے ہیں!"

****

www.novelsclubb.com

ختم شد!